خبرنامہ اکادمی

جلد: 18 | شمارہ نمبر: 04 تا 06 | اکادمی ادبیات پاکستان | اپریل تا جون 2024ء

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ اعزازات

وفاقی سیکرٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کا دورۂ اکادمی

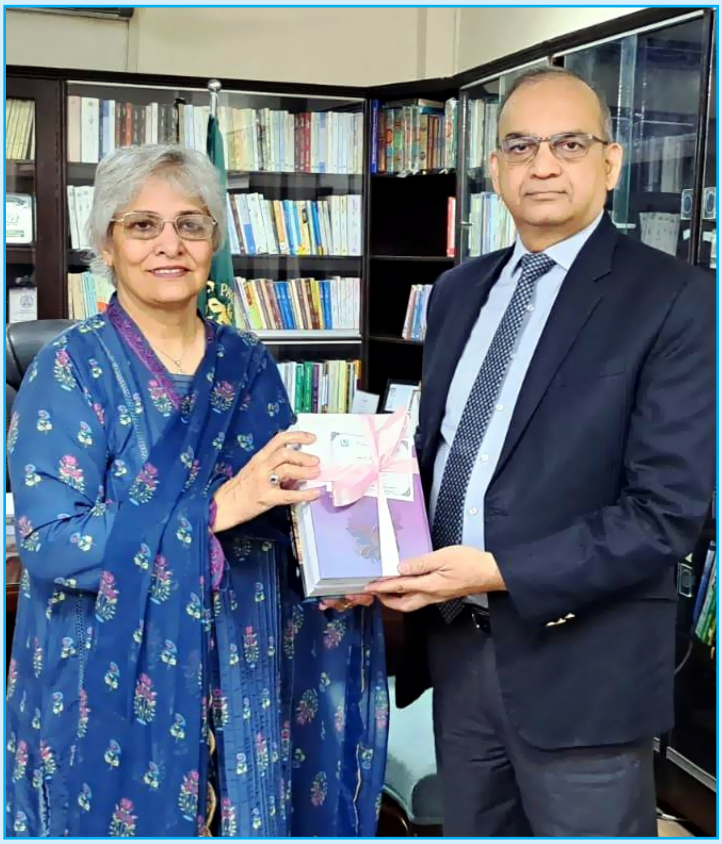

اہلِ قلم سے ملاقات

کمالِ فن اور قومی ادبی ایوارڈز 2022

سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ انعامات میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی، جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن، محترمہ زہرا نگاہ اور دیگر شرکا

تعارف اور پس منظر:

پاکستان اکیڈمی آف لیٹرز ایکٹ 2013ء کی رُو سے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ پاکستانی زبانوں اور ان کے ادب کے حوالے سے نمایاں خدمات سرانجام دینے والے اہلِ قلم کو قومی سطح کے اعزازات و انعامات سے نوازے تاکہ اعلیٰ ادبی و تحقیقی سرمایہ تخلیق کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ حکومتی سطح پر علم و ادب کی ایسی سرپرستی سے نہ صرف ملک کے اندر میانہ روی، برداشت، رواداری اور عظیم انسانی اقدار کو فروغ ملتا ہے بلکہ یہ اہلِ قلم اپنی تحریروں کے ذریعے بین الاقوامی سطح پر بھی ملک کا مثبت تاثر اُجاگر کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے ہر سال دو طرح کے انعامات و اعزازات دیے جاتے ہیں : کمالِ فن ایوارڈ اور قومی ادبی ایوارڈ۔ کمالِ فن ایوارڈ ادب کے میدان میں عطا کیا کتاب کو دو لاکھ روپے کا انعام دیا جاتا ہے۔

گزشتہ کئی برسوں سے اِن اعزازات کا اعلان ہوتے ہی مالی انعامات تو ارسال کیے جاتے رہے تاہم گزشتہ سات برسوں سے اکادمی ادبیات کی جانب سے بوجوہ کسی باقاعدہ تقریب میں سندات اور شیلڈز پیش نہ کی جا سکیں۔ اِس خلا کو پُر کرنے کے لیے اِسی عرصے میں

افتتاحی اجلاس:

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام سہ روزہ "قومی تقریبِ تقسیمِ اعزازات" کی افتتاحی تقریب 11 جون کو منعقد ہوئی۔ تقریب میں پچھلے سات برسوں کے "کمالِ فن ایوارڈز" پیش کیے گئے۔ یاد رہے کہ کمالِ فن ایوارڈ پاکستان کا

نے بطور مہمانِ خصوصی شریک ہونا تھا مگر وہ بعض فوری نوعیت کی سرکاری ذمہ داریوں کے باعث شریک نہ ہو پائے۔

جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری، قومی ورثہ و ثقافت نے کہا کہ ادب و ثقافت کے حوالے سے یہ ایک شاندار اور متنوع تقریب ہے جس کے لیے اکادمی ادبیات خراجِ تحسین کی مستحق

تقریب میں جناب اسد محمد خاں کو 2019 کا کمالِ فن ایوارڈ پیش کیا جا رہا ہے

تقریب میں جناب منیر احمد بادینی کو 2018 کا کمالِ فن ایوارڈ پیش کیا جا رہا ہے

جانے والا پاکستان کا سب سے بڑا قومی ایوارڈ ہے جو کسی بقیدِ حیات ادبی شخصیت کو اس کی زندگی بھر کی ادبی خدمات کے اعتراف کے طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ اِس کا فیصلہ پاکستان کے تمام علاقوں اور زبانوں کے نمائندہ اربابِ علم و دانش پر مبنی ایک جیوری بالکل آزادانہ طور پر کرتی ہے۔ اِس ایوارڈ کی انعامی رقم دس لاکھ روپے ہے۔ اِسی طرح قومی ادبی ایوارڈز پاکستان کی مختلف زبانوں اور اصناف میں لکھی جانے والی سال کی بہترین کتابوں پر دیے جاتے ہیں۔ اِس وقت اِن کی تعداد اکیس ہے۔ اِس کا فیصلہ بھی ہر زبان کے ماہرین کی جیوری کرتی ہے۔ ہر صنف/زبان کی بہترین

کئی نجی اور غیر سرکاری تنظیموں اور اداروں نے اپنے اپنے ادبی ایوارڈز کی تقریبات زور و شور سے کرنی شروع کر دیں۔ نتیجتاً، اہلِ قلم کا حکومتی ادبی ادارے سے اعتماد اُٹھتا ہُوا محسوس ہونے لگا۔ اکادمی ادبیات پاکستان نے گزشتہ سات برسوں یعنی 2016ء سے 2022ء تک کے اِس جمع شدہ کام کو ایک ہی مرحلے میں قومی سطح کی شایانِ شان اور پُروقار تقریب میں مکمل کرنے کا ارادہ کیا۔ متعلقہ ڈویژن کی مشاورت و ہدایات کی روشنی میں طے پایا کہ یہ تقریب 11 تا 13 جون 2024ء کو اسلام آباد میں منعقد کی جائے۔

سب سے بڑا قومی ادبی اعزاز ہے جو کسی بھی شاعر یا ادیب کو اس کی زندگی بھر کی ادبی خدمات کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔ افتتاحی اجلاس میں جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن، مہمان خصوصی جب کہ زہرا نگاہ مہمان اعزاز تھیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ یاسمین حمید نے کلیدی خطبہ دیا۔ نظامت تصور زمان بابر نے کی۔ تقریب میں آذربائیجان کے سفیر عزت مآب خضر فرہادوف نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ تقریب میں جناب عطاء اللہ تارڑ، وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن

ہے جنھوں نے ملک بھر کے ادیبوں کو ایک چھت تلے جمع کیا۔ جن شاعروں اور مصنفوں کو سات سال سے کمالِ فن ایوارڈز کی سندات اور شیلڈز نہ ملی تھیں انہیں آج شایانِ شایان انداز سے سند اعزاز اور شیلڈز پیش کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ ادیب و شاعر معاشرے کے حساس ترین لوگ ہوتے ہیں جو لوگوں کے دلوں کی دھڑکنوں کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کی عزت و تکریم ہم سب پر لازم ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کی کوشش ہے کہ پاکستان کے ادبی منظر نامے کو عالمی سطح پر نمایاں کیا جائے اور پاکستان کے سافٹ امیج کو ابھارا جائے۔

سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ اعزازات

سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ انعامات کے افتتاحی اجلاس میں آذربائیجان کے سفیر عزت مآب خضر فرہادوف اور دیگر شرکا قومی ترانے کے موقع پر کھڑے ہیں

سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ انعامات کے افتتاحی اجلاس میں وفاقی سیکرٹری برائے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن، جناب حسن ناصر جامی، خطاب کر رہے ہیں

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے کہا کہ گزشتہ برسوں میں اعزاز یافتہ اہلِ قلم کو بروقت مالی انعامات تو دیے جاتے رہے مگر سندات پیش نہ کی جا سکیں۔ چنانچہ اِس تقریب کے ذریعے اسلام آباد میں پاکستان کے تقریباً تمام علاقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ قلم جنھوں نے کئی مختلف پاکستانی زبانوں میں بہترین کتابیں لکھیں، ایک چھت تلے جمع ہوئے ہیں۔ اِس تقریب کے ذریعے نہ صرف بہترین کتابیں لکھنے والے اہلِ قلم کی شایانِ شان حوصلہ افزائی ہوئی بلکہ قومی یکجہتی، ہم آہنگی اور ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنے میں بھی مدد ملی۔ یہ تقریب پاکستان کی ادبی تاریخ کا ایک اہم سنگِ میل ثابت ہے۔ افتتاحی اجلاس میں پیش کیا گیا اُن کا مکمل خطبہ اِس روداد کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔

محترمہ زہرا نگاہ نے کہا کہ پڑھے لکھے لوگوں کو دورِ آشوب میں ایک جگہ اکٹھا کرنا بہت بڑی بات ہے۔ اس سے یکجہتی کا احساس ہوا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پاسدارانِ ادب کی محفل ہے۔ ادب جینے کا قرینہ دیتا ہے اور گفتگو کا سلیقہ عطا کرتا ہے۔ ادیب ماضی، حال اور مستقبل کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ادب کو پروان چڑھا کر ہم بہتر معاشرے کی تشکیل کر سکتے ہیں۔

محترمہ یاسمین حمید نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ معاشرے کی فکری آزادی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتی۔ برداشت اور مکالمے سے معاشرے میں بہتری آتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم بدقسمتی سے کئی اخلاقی خوبیوں سے عاری معاشرے کا حصہ ہیں۔ ذہین لوگ ایسے معاشرے میں خوش نہیں رہتے۔ پاکستان میں ادب کی صورتِ حال کے حوالے سے انہوں نے اکادمی ادبیات کی مطبوعات کا خاص طور پر حوالہ دیا اور ان پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے تمام شہری کم از کم دو زبانوں سے تو واقف ہوتے ہی ہیں، جن میں ایک قومی زبان اُردو اور دوسری اُن کی مادری زبان ہوتی ہے۔ ان کی تجویز تھی کہ پاکستان کے ہر شہری کے لیے ایک تیسری پاکستانی زبان سیکھنا بھی لازم کیا جائے۔ اِس عمل سے متعدد ثقافتی و قومی فوائد وثمرات حاصل ہوں گے۔

تقریب میں کمالِ فن ایوارڈز کی شیلڈز اور اسنادِ اعزاز پیش کی گئیں۔ 2016 کا کمالِ فن ایوارڈ جناب امر جلیل کو ملا تھا جو بوجہ علالت شریک نہ ہو سکے۔ 2017 کا کمالِ فن ایوارڈ ڈاکٹر جمیل جالبی کو ملا تھا جس کی شیلڈ ان کے صاحبزادے جناب خاور جمیل کو دی گئی۔ 2018 کے کمالِ فن ایوارڈ کی سند اور شیلڈ جناب منیر احمد بادینی نے خود وصول کی۔ 2019 کا کمالِ فن ایوارڈ جناب اسد محمد خان کو دیا گیا تھا جس کی شیلڈ اور سند انہوں نے خود وصول کی۔ 2021 کے کمال فن ایوارڈ کی شیلڈ اور سندِ اعزاز جناب ظفر اقبال کے بھتیجے میاں محمد طارق لطیف نے وصول کی۔ 2022 کا کمال فن ایوارڈ جناب حسن منظر کو ملا تھا لیکن علالت کی وجہ سے وہ کراچی سے نہ آ سکے، چنانچہ ان کی شیلڈ اُن کے ایک ناول کی مترجم ڈاکٹر عاصمہ منصور نے وصول کی۔ اِس موقع پر ڈاکٹر معین الدین عقیل کو خصوصی شیلڈ پیش کی گئی جنھوں نے نادر قلمی نسخوں اور مخطوطوں کا ایک قیمتی اثاثہ اکادمی کے لیے وقف کیا تا کہ افادۂ عامہ کے لیے استعمال ہو سکے۔

دوسرا اجلاس:

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام سہ روزہ "قومی تقریبِ تقسیمِ اعزازات" کا دوسرا

سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ انعامات کے افتتاحی اجلاس میں صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف خطاب کر رہی ہیں

اجلاس 11 جون کو سہ پہر 3 بجے منعقد ہوا۔ جناب رانا مشہود احمد خان، چیئرمین وزیر اعظم یوتھ پروگرام، مہمانِ خصوصی جب کہ ڈاکٹر تحسین فراقی، ناظم، بزمِ اقبال، مہمانِ اعزاز تھے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے خطبہ استقبالیہ جب کہ جناب حفیظ خان نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ اس اجلاس میں سندھی نظم ونثر، پنجابی نظم ونثر اور سرائیکی نظم ونثر کے 2016 سے 2022 تک کے قومی ادبی ایوارڈز 43 ادیبوں کو

تقریب میں جناب ادل سومرو اپنا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

تقریب میں جناب حفیظ خاں اپنا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ اعزازات

تقریب میں ڈاکٹر سحر امداد اپنے شوہر امداد حسینی (مرحوم) کا ایوارڈ وصول کر رہی ہیں

تقریب میں جناب قمر الزماں، جناب تجمل کلیم کا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

پیش کیے گئے۔ نظامت جناب شمعون ہاشمی نے کی۔

جناب رانا مشہود احمد خان، چیئرمین وزیر اعظم یوتھ پروگرام، نے کہا کہ پاکستان کا اصل چہرا اہلِ قلم ہیں اور ادب و ثقافت پاکستان کی شناخت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ادب کا فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سیاسی استحکام سے ملک ترقی کرتا ہے اور ملکی ادارے بھی مضبوط ہوتے ہیں جس سے ادب کو بھی فروغ ملتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہماری حکومت ادیبوں کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرے گی تا کہ پاکستان کا مثبت چہرہ دُنیا کے سامنے آئے۔ رانا مشہود احمد خان نے کہا کہ ہم تعلیمی درسگاہوں میں ادب اور کتاب دوستی کی روایت کو پھر سے زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی، ناظم، بزمِ اقبال، نے کہا کہ عارفانہ اور صوفیانہ شاعری اردو میں بھی ہے لیکن جس قدر پاکستانی مقامی زبانوں میں صوفیانہ اور عارفانہ شاعری کی گئی ہے وہ اردو سے کہیں زیادہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستانی زبانوں کا ادب اس لحاظ سے بہت زرخیز ہے۔ انھوں نے شاہ عبداللطیف بھٹائی اور شاہ حسین کی شاعری سے مثالیں دیں اور بلھے شاہ کے شعر سنائے۔

دوسرے سیشن کے شرکا

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین، اکادمی ادبیات پاکستان، نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی کے لیے انتہائی مسرت اور افتخار کی بات ہے کہ 2016 سے 2022 تک کے کمالِ فن ایوارڈز یافتگان سندِ اعزاز حاصل کرنے کے لیے یہاں موجود ہیں اور ان کا خیر مقدم کرنے کے لیے راولپنڈی اسلام آباد کے شاعر اور ادیب تشریف لائے ہیں۔ ملک بھر کے تمام علاقوں کے نمائندہ ادیبوں کے جمع ہونے سے یقیناً قومی یک جہتی اور ہم آہنگی کی فضا پیدا ہوگی۔ ڈاکٹر نجیبہ نے رانا مشہود احمد خان کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے اگست میں اکادمی ادبیات میں نسلِ نَو ادبی میلہ (یوتھ لٹریچر فیسٹیول) منعقد کیا جائے گا۔ صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کے اغراض و مقاصد اور سرگرمیوں سے تقریب کے شرکا کو آگاہ کیا۔ آخر میں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے مہمانانِ گرامی کو اکادمی کی منتخب مطبوعات کا سیٹ پیش کیا۔

جناب حفیظ خان، نے پُر مغز کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی زبانوں کی نثر میں طبقاتی کشمکش، مزاحمت کے مفہوم اور اپنی دھرتی سے جڑت جیسے موضوعات پر بات کی۔ انھوں نے کہا کہ جب بھی انسانی حقوق کو پامال کیا گیا، ادیبوں نے آواز اُٹھائی۔ انھوں نے پنجابی، سندھی اور سرائیکی زبان و ادب کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی۔

محفلِ موسیقی:

اکادمی ادبیات پاکستان کی سہ روزہ تقریب تقسیمِ اعزازات کے پہلے روز یعنی 11 جون کو دونوں اجلاسوں میں حاضرین نے نہایت علمی و پُر مغز مقالہ جات سُنے جن کی نوعیت نہایت سنجیدہ تھی۔ چناں چہ شام کو اکادمی کی طرف سے اعزاز یافتگان کے لیے ایک دلکش محفلِ موسیقی و شامِ غزل کا اہتمام کیا گیا جس میں نامور شعرا کا کلام گایا گیا۔ بِلا شبہ موسیقی اور شاعری کا باہمی ربط بہت گہرا ہے۔ اقدس ہاشمی، شفقت حسین اور محمودہ قمر نے اپنی خوبصورت آواز سے شائقین کو محظوظ کیا۔ حاضرین نے جمالیاتی طرز کی اِس شُستہ و شائستہ محفلِ موسیقی میں گلوکاروں کو خوب داد پیش کی۔ محفلِ موسیقی کی

محفلِ موسیقی کی تقریب میں جناب اقدس ہاشمی اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں

محفلِ موسیقی کی تقریب میں محترمہ محمودہ قمر اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی ہیں

سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ اعزازات

نظامت محترمہ عائشہ مسعود نے کی۔

دوسرا دن:

تیسرا اجلاس:

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام "قومی تقریب تقسیمِ اعزازات" کے دوسرے دن 12 جون 2024 کو تیسرا اجلاس صبح منعقد ہوا۔ تقریب میں انگریزی، ہندکو، پشتو نظم و نثر اور تراجم کی کتب پر ایوارڈز دیے گئے۔ مہمان خصوصی جناب حسن ناصر جامی، وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن جب

محفل موسیقی کے شرکا

کہ مہمان اعزاز جناب منیر بادینی تھے۔ کلیدی خطبہ جناب جناب اعجاز رحیم نے پیش کیا۔ صدر نشیں اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔ نظامت جناب تصور زمان بابر نے کی۔

وفاقی سیکرٹری جناب حسن ناصر جامی نے تمام شرکائے مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان متنوع ادب و ثقافت کا مرکز ہے۔ ملک بھر سے تشریف لانے والے ایوارڈز یافتہ ادبا شعرا کی موجودگی ہمارے لیے افتخار کی بات ہے۔ انہوں نے تمام ایوارڈ یافتگان کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے صدر نشین

تقریب میں جناب اعجاز رحیم، اپنا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

تقریب میں سینیٹر رضا ربانی صاحب اپنا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

تقریب میں جناب ماجد شاہ اپنا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

تقریب میں محترمہ سارا جاوید اپنا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

تقریب کے تیسرے اجلاس کے شرکا

تقریب میں جناب اسیر منگل اپنا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ اعزازات

پیش کی کہ انھوں نے لگن سے کام کیا اور اِس تقریب کی صورت میں ایک اہم ادبی خدمت سرانجام دی۔

صدر نشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کی تقریب میں پشتو، ہندکو، انگریزی، اور تراجم کی کتب پر ایوارڈز دیے جائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ وفاقی سیکرٹری جناب حسن ناصر جامی بے حد فعال افسر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ادب دوست انسان بھی ہیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کے اغراض و مقاصد اور مختلف ادبی منصوبوں سے تقریب کے شرکا کو آگاہ کیا۔

جناب اعجاز رحیم نے اپنے مفصل اور چشم کُشا کلیدی خطبے میں شعر و ادب کے انسانی معاشرے پر اثرات کے حوالے سے مفصل گفتگو کی۔ ان کی گفتگو میں فلسفہ، جمالیات، ادبی تنقید سمیت کئی علوم وفنون پر مباحث یکجا ہو گئے۔ انھوں نے شاعری کے فلسفیانہ تصور اور علوم میں اس کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔

کمال فن ایوارڈ یافتہ ادیب جناب منیر احمد بادینی نے کہا کہ وہ سکول اور کالج کے دَور میں ڈائری لکھا کرتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ایک خالص مصنف وہ ہے جو لازماً روزانہ کچھ نہ

تقریب میں ڈاکٹر اقبال آفاقی اپنا ایورڈ وصول کر رہے ہیں

کچھ لکھے۔ اِس سے اُس کی ادب سے وابستگی ظاہر ہونی چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ انھوں نے بلوچی کے علاوہ، اردو، انگریزی میں بھی لکھا ہے۔ منیر احمد بادینی نے پاکستانی زبانوں میں لکھے جانے والے ادب کے اردو میں تراجم کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے صدر نشیں اکادمی کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی کاوشوں سے یہ تقریب کامیاب رہی۔

تقریب میں دیگر مہمانانِ گرامی کے ساتھ ساتھ سینیٹر فرحت اللہ بابر اور سینیٹر رضا ربانی بھی شامل تھے۔

اختتامی اجلاس:

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیراہتمام سہ روزہ" قومی تقریبِ تقسیمِ اعزازات" کے سلسلے کا اختتامی اجلاس 12 جون 2024 کو اسلام آباد ہوٹل میں سہ پہر تین بجے منعقد ہوا۔ کمالِ فن ایوارڈ یافتہ ادیب جناب اسد محمد خاں مہمانِ خصوصی تھے جب کہ محترمہ نور الہدیٰ شاہ مہمانِ اعزاز تھیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے خطبہ استقبالیہ جب کہ ڈاکٹر ناصر عباس نیر نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ اس اجلاس میں اردو نظم ونثر، بلوچی نظم ونثر اور براہوئی نظم ونثر کے اعزازات پیش کیے گئے۔ نظامت محترمہ عشرت فاطمہ نے کی۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا جو ملک کے کونے کونے سے تشریف لائے۔ انھوں نے خاص طور پر اسد محمد خان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہُوئے کہا کہ فکر وفن میں اُن کی مثال ابھی ایک نادریافت شدہ جزیرے کی سی ہے۔ اگرچہ خواص اُن کے علم وفن سے خوب واقف ہیں مگر ناقدین نے ابھی اُنھیں وہ توجہ نہیں دی جس کے وہ مستحق ہیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام ادیبوں کو یقین دلایا کہ اکادمی ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔ انھوں نے مرکز سے دُور رہ کر مشکل حالات کا سامنا کرتے ہُوئے اہلِ قلم کو خصوصی طور پر خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ وہ اُن کے درد کو تہِ دل سے محسوس کرتی ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ اُنھیں احساس ہے کہ اُن کے پاس اکادمی کی ذمہ داری مخصوص دورانیے کے لیے ہے، چنانچہ انھوں نے ایک ایک لمحہ ادب کی ترویج اور ادیبوں کی بہبود کے لیے وقف کر رکھا ہے۔

تقریب میں محترمہ یاسمین حمید اپنا ایوارڈ وصول کر رہی ہیں

تقریب میں محترمہ یازہرا نگاہ اپنا ایوارڈ وصول کر رہی ہیں

تقریب میں جناب محمد یوسف لچگی اپنا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

تقریب میں ڈاکٹر آصف توصیف اپنے والد ڈاکٹر توصیف تبسم کا ایورڈ وصول کر رہے ہیں

سہ روزہ قومی تقریبِ تقسیمِ اعزازات

تقریب میں جناب محمد رحیم ناز اپنا ایوارڈ وصول کر رہے ہیں

اختتامی اجلاس کے شرکا

مہمانِ خصوصی اسد محمد خاں نے صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف، ناظمِ اعلیٰ سُلطان ناصر اور ان کے رفقائے کار کو شاندار و پُروقار تقریب منعقد کرنے پر مبارکباد اور دادِ تحسین پیش کی جنھوں نے ملک کے کونے کونے سے اعزاز یافتہ ادیبوں اور شاعروں کو ایک جگہ اکٹھا کیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ سہ روزہ ”تقریبِ تقسیمِ اعزازات“ ادب وثقافت کے فروغ کے لیے احسن قدم ہے جس کا یوں شایانِ شان اہتمام معجزنما ہے۔

مہمانِ اعزاز محترمہ نور الھدیٰ شاہ نے کہا کہ پاکستانی زبانوں کا ادب دنیا کے کسی بھی ادب کے مقابل رکھا جا سکتا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ پاکستانی زبانوں کے ادب کو علاقائی اور مقامی ادب نہیں کہنا چاہیے۔ ادیب مقامی یا علاقائی نہیں ہوتا۔ پاکستانی زبانوں کے ادب کو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر منظر عام پر لانا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے بد قسمتی سے اپنے کلاسیکی شعرا کو یکسر فراموش کر دیا ہے۔ ہم نے ان کے افکار سے ہدایت لینے کی بجائے ان کے مزارات کو رسمیات تک محدود کر دیا۔ انھوں نے کہا کہ پُر آشوب دَور میں صرف ادیب ہی جاگ رہا ہوتا ہے اور فقط ادیب ہی معاشرے کو درست سمت دیتا ہے۔ نور الھدیٰ شاہ نے کہا کہ ادیبوں کو اپنے رویوں میں لچک پیدا کرنی چاہیے۔ ہمیں چھپے ہوئے ادیبوں کو دریافت کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر ناصر عباس نیر نے اپنے کلیدی خطبے میں ادب پر مصنوعی ذہانت کے اثرات کے حوالے سے فکر انگیز اور چشم کُشا گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ اگرچہ مصنوعی ذہانت سے آج کا انسان فائدہ اٹھا رہا ہے اور آنے والے وقت میں مصنوعی ذہانت انسان کی سب سے بڑی سہولت کار ہو گی مگر اس کے ساتھ ساتھ کئی طرح کے چیلنجز بھی ہیں جن کا انسان کو مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے اثرات کے باعث سامنا کرنا پڑے گا۔ انھوں نے کہا کہ چَیٹ جی پی ٹی کی لکھی نظمیں اور افسانے تخلیق کاروں کو لازماً سوچنے پر مجبور تو کرتی ہیں۔ انھوں نے مصنوعی ذہانت کے حوالے سے ایک تحریر پیش کی جو بورخیس کے انداز میں لکھی گئی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ مستقبل میں مصنوعی ذہانت اہم کردار ادا کرے گی۔ بعدازاں اُنھوں نے ادبِ عالیہ کے مقام ومرتبہ پر بات کی اور وحشت، تنہائی اور عشق جیسے انسانی جذبات کا ذکر کیا جو ادبِ عالیہ کی بنیاد بنتے ہیں۔ اُن کے کلیدی خطبے کا نتیجہ یہ تھا کہ غالب امکان یہی ہے کہ مصنوعی ذہانت متوسط درجے کے شاعر و ادیب کے لیے سخت سنجیدہ مسئلہ ثابت ہو گی مگر ادبی نابغے بہ ہر حال اِس خوف سے آزاد ہوں گے۔

سُخن کے ستارے (ورچوئل مشاعرہ):

"سخن کے ستارے" کے عنوان سے اکادمی ادبیات پاکستان نے ایک بالکل نئی روایت کی بنیاد ڈالی۔ یہ پاکستان کے عظیم المرتبت مرحوم شعرا کے یادگار مشاعروں کی بڑی سکرین پر جھلکیوں کا اہتمام تھا۔ اس کے لیے قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کے اِداروں بالخصوص پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس، اقبال اکیڈمی پاکستان اور لوک ورثہ وغیرہ کا تعاون بھی شامل تھا۔ یہ پاکستان میں اپنی طرز کا اوّلین اور منفرد مشاعرہ تھا جس میں جوش ملیح آبادی، حفیظ جالندھری، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، شیخ ایاز، ادا جعفری، ناصر کاظمی، حبیب جالب، منیر نیازی، احمد فراز، جون ایلیا، محسن احسان، عطا شاد، امجد اسلام امجد، فہمیدہ ریاض، اور پروین شاکر کے مشاعروں کی جھلکیاں پیش کی گئیں۔ نظامت صنوبر ناظر اور محبوب ظفر نے کی۔ مشاعرے کے بعد ریگستانِ تھر کا ثقافتی رقص اور بانسری/طبلہ بجانے کا خوبصورت مظاہرہ پی این سی اے کے اہتمام سے کیا گیا۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت منعقدہ سہ روزہ تقریبِ تقسیمِ اعزازات کے لیے ملک کے کونے کونے سے تشریف لانے والے اعزاز یافتگان سمیت کئی شائقینِ ادب وفنونِ لطیفہ نے شرکت کی۔

ورچوئل مشاعرہ کا یہ خیال بنیادی طور پر وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن جناب عطاء اللہ تارڑ نے پیش کیا تھا اور اُنھی کی ہدایات پر یہ انوکھا مشاعرہ رونما ہُوا۔ قومی ورثہ و

ورچوئل مشاعرہ

ورچوئل مشاعرہ

مشاعرے کے شرکا

ثقافت ڈویژن کے وفاقی سیکریٹری حسن ناصر جامی، اکادمی ادبیات کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف، پی این سی اے کے ڈی جی محمد ایوب جمالی، اور اکادمی ادبیات کے ڈی جی سُلطان محمد نواز ناصر بھی شریک ہُوئے۔ شائقین نے اِس خیال کو خوب سراہا اور مختلف تنظیموں کے اراکین نے اپنی اپنی تنظیموں کے تحت اِس طرح کے مشاعروں کے انعقاد کا ارادہ ظاہر کیا۔

تقریب ''اہلِ قلم سے ملیے'' میں جناب اسد محمد خاں سے ملاقات

تقریب ''اہلِ قلم سے ملیے'' میں محترمہ زہرا نگاہ سے ملاقات

اہلِ قلم سے ملاقات:

سہ روزہ تقریب تقسیمِ اعزازات کے آخری روز اکادمی ادبیاتِ پاکستان میں "اہلِ قلم سے ملاقات" کے سلسلے کی ایک ناقابلِ فراموش نشست 13 جون کو اکادمی کے کانفرنس ہال میں منعقد ہُوئی جس میں دو نابغۂ عصر شخصیات جناب اسد محمد خان اور محترمہ زہرا نگاہ کے ساتھ مکالمہ کیا گیا اور اُن کے فن و شخصیت پر گفتگو کی گئی۔ محترمہ زہرا نگاہ سے مکالمے کے شرکا میں محترمہ پروین طاہر، جناب فرخ یار، اور ڈاکٹر عابد سیال شامل تھے۔ اِسی طرح جناب اسد محمد خاں سے مکالمے کے شرکا جناب محمد حمید شاہد، ڈاکٹر وحید احمد، ڈاکٹر مبین مرزا، اور ڈاکٹر ناہید قمر تھے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اپنے مختصر استقبالیہ کلمات میں دونوں بزرگ ادیبوں کا شکریہ ادا کیا جو ناسازیٔ طبع کے باوجود سفر کر کے اکادمی کی دعوت پر تشریف لائے۔ انہوں نے کہا کہ اِن دونوں شخصیات کا ہمارے درمیان ہونا افتخار و انبساط کا ایک نادر موقع ہے۔ اسد محمد خاں اور زہرہ نگاہ نے اپنی ذاتی و ادبی زندگیوں کے بعض اہم اور دلچسپ واقعات سُنائے۔ انہوں نے اپنے کلام سے بھی حاضرین کو محظوظ کیا۔ حاضرین میں نہ صرف جڑواں شہروں کے اہلِ قلم شامل تھے بلکہ ملک بھر سے آئے ہُوئے اعزاز یافتگان موجود تھے۔

تقریب ''اہلِ قلم سے ملیے'' کے شرکا کا گروپ فوٹو

مہمان اہلِ قلم کا سیاحتی دَورہ:

چونکہ تقریب تقسیمِ اعزازات کے لیے ملک بھر کے طُول وعرض سے اعزاز یافتہ مہمانانِ گرامی تشریف لائے تھے، لہٰذا تیسرے روز یعنی 13 جون 2024 کو اُن کے لیے اسلام آباد کے اہم ثقافتی مقامات کے سیاحتی دَورے کا اہتمام بھی اکادمی ادبیات کی طرف سے کیا گیا۔ مہمان اہلِ قلم کو اکادمی کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر میر نواز سولنگی نے شکر پڑیاں، لوک ورثہ میوزیم، پاکستان مانومنٹ اور مانومنٹ میوزیم کی سیر کرائی۔ اہلِ قلم اِس دورے سے خوب محظوظ ہُوئے اور اُنہوں نے قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کی کاوشوں کو سراہا۔

بلوچستان کے اہلِ قلم سے مکالمہ:

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظمِ اعلیٰ سُلطان ناصر نے 13 جون 2024 کو تقریب تقسیمِ اعزازات کے بعد بلوچستان کے اعزاز یافتہ اہلِ قلم سے خصوصی ملاقات کی۔ بلوچستان کے اہلِ قلم نے فرداً فرداً اپنے علمی ادبی مشاغل کا تعارف کرایا۔ صدرنشین نے اِس امر پر نہایت مسرت کا اظہار کیا کہ بلوچستان میں نہ صرف اعلیٰ سطح کا تخلیقی ادب وجود میں آ رہا ہے بلکہ تحقیق کے میدان میں بھی یہ اہلِ قلم کسی سے پیچھے نہیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ بات یہ نہیں کہ ہمارے ادب کا معیار کسی سے کم ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں اچھے ترجموں کی ضرورت ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ بلوچستان کی ادبی اکادمیوں کو چاہیے کہ بلوچستان کے ادب کے اچھے مرقع/مجموعے (اینتھالوجیز) مرتب کریں۔ پھر اکادمی ادبیات پاکستان ان کے اردو اور انگریزی تراجم کا اہتمام کرائے گی۔ فی زمانہ جب کسی کتاب میں انگریزی ترجمہ ہو جائے تو دیگر بین الاقوامی زبانوں میں تراجم کی راہ بھی ہموار ہو جاتی ہے۔ صدرنشین نے اِس مصمم ارادے کا اظہار کیا کہ جلد اکادمی ادبیات کی طرف سے بلوچستان میں تخلیق کیے جانے والے ادب کے اردو تراجم پر کام شروع کیا جائے گا۔ صدرنشین اکادمی ادبیات نے کہا کہ اُن کی خواہش ہے کہ جلد کوئٹہ میں موجود اکادمی ادبیات کے دفتر کا دورہ کریں اور بلوچستان میں علم و ادب کے فروغ کے لیے عملی اقدامات اُٹھائے جائیں۔

بلوچستان کے جن اہلِ قلم نے اِس مکالمے میں شرکت کی ان میں جناب منیر احمد بادینی (کمالِ فن ایوارڈ یافتہ)، جناب یوسف گچکی، جناب شہزاد نذیر، جناب میر براہوئی، جناب فضل مینگل، جناب رحیم ناز، جناب شہزاد غنی، ڈاکٹر عبدالقیوم بیدار، مولوی انور عزیز، جناب مسرور شاد، جناب مہر زاہد نالوی، جناب واحد بخش بزدار، ڈاکٹر فضل خالق، ڈاکٹر غفور شاد، اور ڈاکٹر زینت ثنا شامل تھے۔ دیگر علاقوں کے بعض اہلِ قلم بھی شریک ہوئے جن میں جناب غلام حسین ساجد، جناب شاہین عباس، ڈاکٹر ناصر بلوچ، ڈاکٹر بی بی امینہ، جناب معرسالک اور جناب احسان شاہ شامل تھے۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین اکادمی، بلوچستان کے اہلِ قلم سے ملاقات کر رہی ہیں

''کمالِ فن ایوارڈ'' اور ''قومی ادبی ایوارڈز 2022'' کا اعلان

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین اکادمی، کمال فن ایوارڈ 2022 کا اعلان کر رہی ہیں۔ان کے ساتھ ڈائریکٹر جنرل اکادمی، سلطان ناصر، جناب منیر بادینی اور ڈاکٹر معین الدین عقیل بھی موجود ہیں۔

منصفین کے پینل کا گروپ فوٹو

اسلام آباد:(8 مئی 2024):اکادمی ادبیات پاکستان کی جانب سے ادبی خدمات کے اعتراف میں ملک کے سب سے بڑے ادبی ایوارڈ "کمال فن ایوارڈ 2022 کے لیے معروف ادیب جناب حسن منظر کو منتخب کیا گیا ہے۔اس کا اعلان ڈاکٹر نجیبہ عارف صدرنشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے ایوارڈ کمیٹی کے اجلاس کے بعد پریس کانفرنس میں کیا۔میڈیا کے اراکین کے روبرو، ایوارڈ کمیٹی کے منصفین نے صدرنشین اکادمی ادبیات کو سربمہر لفافہ پیش کیا جسے صدرنشین نے میڈیا کے سامنے کھولا اور پڑھ کر سنایا۔

2022 کے ''کمال فن ایوارڈ'' کا فیصلہ پاکستان کے معتبر اور مستند اہل دانش پر مشتمل منصفین کے پینل نے کیا جس میں جناب منیر احمد بادینی، ڈاکٹر معین الدین عقیل، ڈاکٹر سلمیٰ شاہین، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق صابر، محترمہ ثروت محی الدین، جناب رفعت عباس، جناب یوسف حسین آبادی، جناب مبین مرزا، ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، ڈاکٹر روبینہ

جناب حسن منظر

شاہین، ڈاکٹر امجد طفیل، محترمہ بشریٰ فرخ، جناب فرخ یار خان، جناب اختر درگاہی، اور جناب حارث خلیق شامل تھے۔اجلاس کی صدارت منیر احمد بادینی نے کی۔''کمال فن ایوارڈ'' ہر سال کسی بھی ایک پاکستانی اہل قلم کو ان کی زندگی بھر کی ادبی خدمات کے اعتراف کے طور پر دیا جاتا ہے۔ یہ ایوارڈ ملک کا سب سے بڑا ادبی ایوارڈ ہے۔جس کا اجراء

2022 کی ایوارڈ یافتہ کتب

اکادمی ادبیات پاکستان نے 1997ء میں کیا تھا۔اب تک اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے احمد ندیم قاسمی، انتظار حسین، مشتاق احمد یوسفی، احمد فراز، شوکت صدیقی، منیر نیازی، ادا جعفری، سوبھو گیان چندانی، ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، جمیل الدین عالی، محمد اجمل خان خٹک، عبداللہ جان جمالدینی، محمد لطف اللہ خان، بانو قدسیہ، محمد ابراہیم جویو، عبداللہ حسین، افضل احسن رندھاوا، فہمیدہ ریاض، کشور ناہید، امر جلیل، ڈاکٹر جمیل جالبی، منیر احمد بادینی، اسد محمد خاں اور جناب ظفر اقبال کو ''کمال فن ایوارڈ' دیے جا چکے ہیں۔

''کمالِ فن ایوارڈ'' ملک کا سب سے بڑا ادبی ایوارڈ ہے جس کی رقم -/1,000,000 (دس لاکھ روپے) ہے۔

اکادمی ادبیات پاکستان نے کتابوں پر عطا کیے جانے والے ''قومی ادبی ایوارڈز'' برائے سال 2022ء کا اعلان کر دیا۔ چیئرپرسن اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے 8 مئی 2024 کو پریس کانفرنس میں قومی ادبی ایوارڈز کا اعلان کیا۔ایوارڈز کے ساتھ ساتھ انھوں نے ہر ایوارڈ کے منصفین کا بھی اعلان کیا۔تفصیل حسب ذیل ہے:

اردو نثر (تخلیقی ادب) کے لیے سعادت حسن منٹو ایوارڈ احمد سلیم کی کتاب ''میری دھرتی میرے لوگ''، (منصفین: محمد حمید شاہد، اصغر ندیم سید، خالد فتح محمد)

اردو نثر (تحقیقی وتنقیدی ادب) کے لیے بابائے اردو مولوی عبدالحق ایوارڈ ڈاکٹر اورنگزیب نیازی کی کتاب ''اردو ادب: ماحولیاتی تناظر''(منصفین: ڈاکٹر معین الدین عقیل، ڈاکٹر خالد اقبال یاسر، ڈاکٹر ناصر عباس نیر)

اردو شاعری کے لیے ''ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ایوارڈ'' قمر رضا شہزاد کی کتاب ''درگزر'' (منصفین: پروفیسر جلیل عالی، ڈاکٹر احسان اکبر، ڈاکٹر ضیاء الحسن)

پنجابی شاعری کے لیے ''سید وارث شاہ ایوارڈ'' غلام حسین ساجد کی کتاب ''کن دے گن''۔ پنجابی نثر کے لیے ''افضل احسن رندھاوا ایوارڈ نین سکھ کی کتاب ''وہاتے وسیب''(منصفین: ڈاکٹر انعام الحق جاوید، ڈاکٹر معین نظامی، ڈاکٹر صغریٰ صدف)

سندھی شاعری کے لئے ''شاہ عبدالطیف بھٹائی ایوارڈ'' امداد حسینی کی کتاب ''زرد مٹی''، سندھی نثر کے لئے ''مرزا قلیچ بیگ ایوارڈ'' منظور کوہیار کی کتاب ''دی ناک 109'' اور ڈاکٹر فیاض لطیف کی کتاب " شیخ ایاز جی شاعری جی لغت" (منصفین: تاج جویو، اختر درگاہی، ڈاکٹر محمد اسحاق سمیجو)،

پشتو شاعری کے لیے ''خوشحال خان خٹک ایوارڈ'' اسماعیل گوہر کی کتاب "غزل او غزل"۔ پشتو نثر کے لیے ''محمد اجمل خان خٹک ایوارڈ'' اسیر منگل کی کتاب "ترلہ دتر بوری" (منصفین: ڈاکٹر سلمیٰ شاہین، ڈاکٹر خلیل باور، ڈاکٹر حنیف خلیل)۔

بلوچی شاعری کے لیے "مست توکلی ایوارڈ" مبارک قاضی کی کتاب" کس ءِ واتر کنگ لوٹاں"۔ بلوچی نثر کے لیے سید ظہور شاہ ہاشمی ایوارڈ یوسف گچکی کی کتاب" ترانگانی جوہان" (منصفین: منیر احمد بادینی، ڈاکٹر عبدالصبور بلوچ، ڈاکٹر ضیاء الرحمان بلوچ)

سرائیکی شاعری کے لئے ''خواجہ غلام فرید ایوارڈ''، اقبال بابر کی کتاب ''سروپ''، سرائیکی نثر کے لئے" ڈاکٹر مہر عبدالحق ایوارڈ" حفیظ خان کی کتاب ''مرماجیون دی'' (منصفین: ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر، مسرت کلانچوی، رفعت عباس)،

براہوئی شاعری کے لیے ''تاج محمد تاجل ایوارڈ'' مہر زاہد نالوی کی کتاب "قاب قوسین"۔ براہوئی نثر کے لیے ''غلام نبی راہی ایوارڈ'' ذوق براہوئی کی کتاب ''میر نور محمد مینگل زند و کردار'' (منصفین: میر صلاح الدین مینگل، نور خان محمد حسنی، ڈاکٹر عبدالرزاق صابر)۔

ہندکو شاعری کے لئے'' سائیں احمد علی ایوارڈ'' ساجد سرحدی کی کتاب ''پیار دے دیوے''، ہندکو نثر کے لئے خاطر غزنوی ایوارڈ گل ارباب کی کتاب "چنی نال بھنی کہاڑیاں" (منصفین: ڈاکٹر نذیر تبسم، سید ماجد شاہ، اسماعیل گوہر)

انگریزی نثر کے لیے پطرس بخاری ایوارڈ کاملہ شمسی کی کتاب "Best of Friends"۔

انگریزی شاعری کے لیے داؤد کمال ایوارڈ اعجاز رحیم کی کتاب "Charlie Hebdo and Other Poems" (منصفین: یاسمین حمید، ارشد وحید، محمد افسر ساجد)۔

ترجمے کے لیے ''محمد حسن عسکری ایوارڈ'' یاسمین حمید کی کتاب ''جنوبی ایشیا کی منتخب نظمیں'' کو دیا گیا (منصفین: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، سلمان باسط، ڈاکٹر اقبال آفاقی)۔

قومی ادبی انعام حاصل کرنے والی ہر کتاب کے مصنف کو دو دو لاکھ روپے بطور انعامی رقم دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایک پُروقار تقریب میں اُنھیں اسناد و اعزازات سے بھی نوازا جائے گا۔

وفاقی سیکرٹری برائے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(30اپریل 2024): جناب حسن ناصر جامی، سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نے اکادمی ادبیات پاکستان کا دورہ کیا اور صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ ملاقات میں اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر جبکہ قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے ڈپٹی سیکرٹری رانا یاسر اور سیکشن آفیسر عمر ذکا بھی موجود تھے۔ صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کی کارکردگی کے حوالے سے بریفنگ دی۔ انھوں نے بتایا کہ اکادمی پاکستانی ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے لیے ترجیحی بنیادوں پر کام کر رہی ہے۔ تمام پاکستانی زبانوں کے ادب کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لیے تراجم پر بھی کام جاری ہے، نیز پاکستانی ادب کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے کے لیے اکادمی مختلف ممالک کے متعلقہ اداروں کے ساتھ رابطے میں ہے اور کئی ملکوں کے ساتھ منتخب ادب کے تراجم پر کام ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بتایا کہ پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر اکادمی کا اہم منصوبہ ہے جو پاکستانی زبانوں کے ادب کے فروغ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر کے منصوبے پر تیزی سے کام جاری ہے اور یہ منصوبہ جلد مکمل ہوجائے گا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے سیکرٹری حسن ناصر جامی کو اکادمی کی مطبوعات، رواں ادبی سرگرمیوں اور مستقبل کے ادبی منصوبوں سے آگاہ کیا۔ جناب حسن ناصر جامی، سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نے ہدایت کی کہ اکادمی کو چاہیے کہ ڈیجیٹائزیشن پر خصوصی توجہ دے تا کہ ادارے کو جدید دور کی ضروریات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ انھوں نے ڈویژن کی طرف سے صدر نشین اکادمی کو ہر ممکن تعاون و رہنمائی کا یقین دلایا۔ اس سے قبل حسن ناصر جامی، سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نے اکادمی کے زیر تعمیر پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر، ایوانِ اعزاز اور فیض احمد فیض آڈیٹوریم کا دورہ بھی کیا اور ان میں گہری دلچسپی ظاہر کی۔ آخر میں صدر نشین، اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے حسن ناصر جامی، سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کو اکادمی کی منتخب مطبوعات کا سیٹ پیش کیا۔

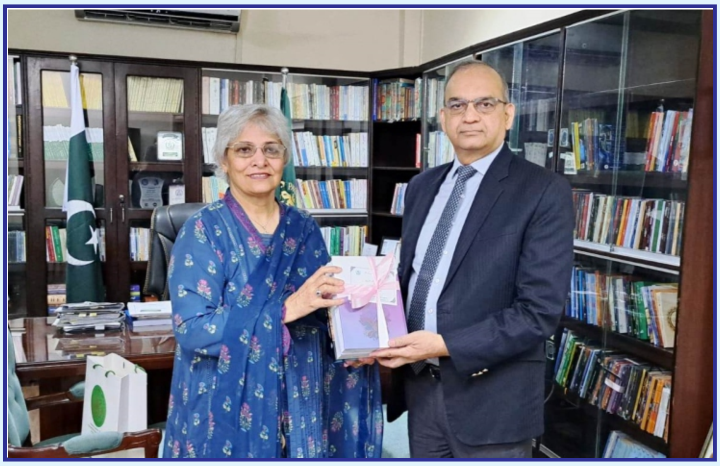

جناب حسن ناصر جامی، سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن، کے دورۂ اکادمی کے موقع پر صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف، وفاقی سیکرٹری کو اکادمی کی منتخب کتب کا سیٹ پیش کر رہی ہیں۔

جناب حسن ناصر جامی، سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن، ''ایوانِ اعزاز'' کا دورہ کرر ہے ہیں۔ اس موقع پر اکادمی کی صدر نشین، ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، جناب سلطان محمد نواز ناصر، جناب محمد عاصم بٹ، نائب ناظم اکادمی، جناب اختر رضا سلیمی، مدیر اردو، جناب ملک مہر علی، افسر انتظامیہ، قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے ڈپٹی سیکرٹری جناب رانا یاسر اور سیکشن آفیسر جناب عمر ذکا بھی ان کے ہمراہ ہیں۔

آزاد جموں وکشمیر کلچر اکیڈمی کے ڈائریکٹر جنرل فیضان عارف کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(یکم اپریل 2024): آزاد جموں وکشمیر کلچر اکیڈمی کے ڈائریکٹر جنرل فیضان عارف نے یکم اپریل 2024 کو اکادمی ادبیات پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر سے ملاقات کی۔ ملاقات میں دونوں اِداروں کے مابین تعلقات کو مستحکم کرنے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نے کہا کہ آزاد جموں وکشمیر کی زبانوں میں تخلیق ہونے والے ادب کو قومی سطح پر متعارف کرانے کے لیے اکادمی ادبیات پاکستان میں کشمیری اہلِ قلم کے خصوصی مشاعرے اور مذاکرے منعقد کیے جاسکتے ہیں۔ اِس ضمن میں اکادمی بصد مسرت اپنے وسائل کو بروئے کار لائے گی۔ دونوں ڈائریکٹر جنرلز نے اِس امر کی اہمیت پر بھی زور دیا کہ کشمیری اہلِ قلم کے پاکستان کے دیگر خطوں کے اہلِ قلم سے روابط استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ اِس ضمن میں جلد ہی اسلام آباد اور مظفر آباد میں ادبی نشستیں منعقد کرانے کے مختلف منصوبوں پر غور کیا گیا۔ ڈی جی کشمیر کلچرل اکیڈمی نے مجلّہ "تہذیب" جبکہ ڈی جی اکادمی ادبیات پاکستان نے مجلہ "ادبیات، نسلِ نو نمبر" پیش کیا۔

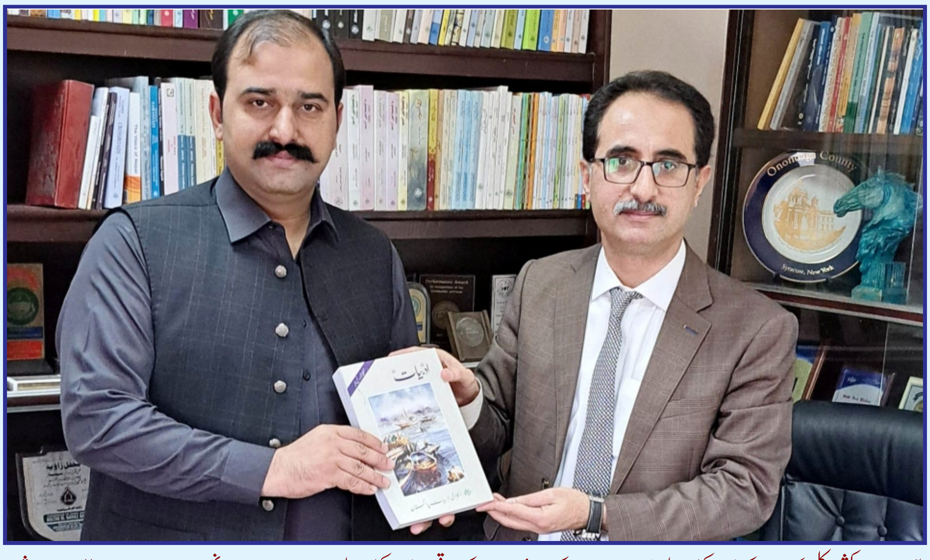

آزاد جموں وکشمیر کلچر اکیڈمی کے ڈائریکٹر جنرل فیضان عارف کے دورۂ اکادمی کے موقع پر ڈائریکٹر جنرل اکادمی، سلطان ناصر انھیں سہ ماہی ''ادبیات'' کا شمارہ پیش کر رہے ہیں اور ان سے ملاقات کر رہے ہیں۔

معروف ماہرِ اقبالیات، پشتو اور فارسی زبان و ادب کے محقق، ادیب و شاعر، اور اقبال اکادمی پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر عبدالرؤف رفیقی کا دورۂ اکادمی

ڈاکٹر عبدالرؤف رفیقی کا دورۂ اکادمی ادبیات پاکستان

اسلام آباد(27 مئی 2024): معروف ماہرِ اقبالیات، پشتو اور فارسی زبان و ادب کے محقق، ادیب وشاعر، اور اقبال اکادمی پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر عبدالرؤف رفیقی نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کا دورہ کیا۔انھوں نے اکادمی کی صدرنشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈی جی سلطان محمد نواز ناصر سے ملاقات کی۔ علامہ اقبال کے فکروفن کی ترویج میں دونوں اداروں کے کردار اور اکادمی ادبیات میں قلمی نسخوں کے حصول کے حوالے سے مشاورت کی گئی۔

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ڈائریکٹر اچ آر کا دورۂ اکادمی

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین اکادمی سے ملاقات کے دوران جناب عتیق الرحمان چغتائی، ڈائریکٹر اچ آر ایم، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور محترمہ اسماعزیز، صدرنشین اکادمی کو گلدستہ پیش کر رہے ہیں۔

اسلام آباد(یکم جون 2024): بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ڈائریکٹر اچ آر ایم جناب عتیق الرحمان چغتائی اومحترمہ اسما عزیز نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان میں صدرنشیں اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ملاقات میں باہمی تعاون کے منصوبوں پر تبادلہءخیال کیا گیا۔

جناب شایان حقی کا دورۂ اکادمی

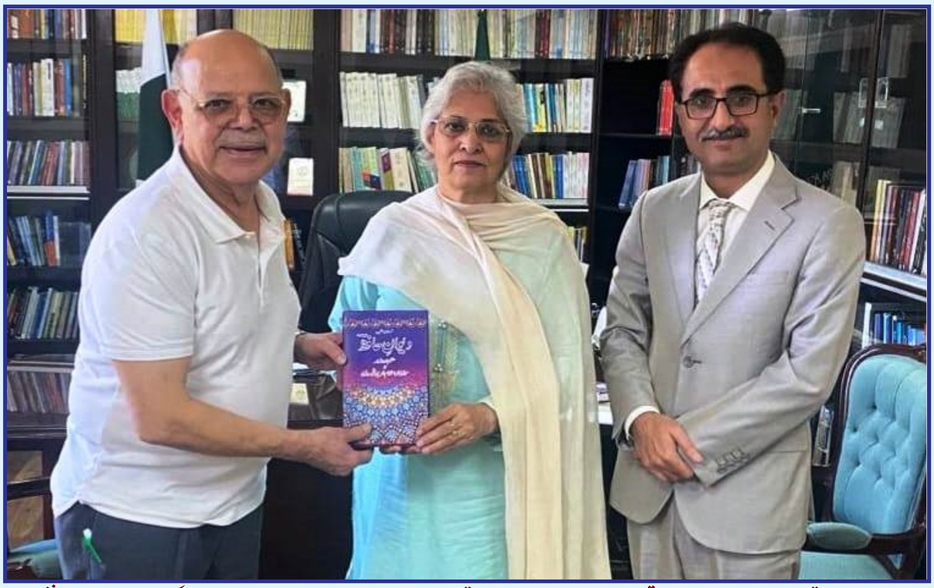

جناب شایان حقی نے دورۂ اکادمی کے موقع پر مولوی محمد احتشام الدین حقی دہلوی کے دیوانِ حافظ کا منظوم اُردو ترجمہ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین اکادمی کو پیش کیا، اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل اکادمی، سلطان ناصر بھی موجود ہیں۔

اسلام آباد(08 اپریل 2024): اُردو ادب کے ممتاز ادیب، شاعر، محقق، مترجم، مدیر، ماہر لسانیات و لغات، مرحوم شان الحق حقی (1917–2005) کے فرزند جناب شایان حقی آج اکادمی ادبیات پاکستان آئے اور صدرنشین اکادمی ادبیات پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ جناب شایان حقی نے اِس موقع پر اپنے دادا مولوی محمد احتشام الدین حقی دہلوی (1880–1945) کا کیا گیا دیوانِ حافظ کا منظوم اُردو ترجمہ بھی پیش کیا جو 2011 میں دہلی سے طبع ہُوا (اس کا پہلا ایڈیشن 1938 میں حیدرآباد دکن سے چھپا تھا)۔ اِس منظوم ترجمے کو غزلیاتِ حافظ کے اصل متن کے ساتھ پاکستان میں شایانِ شان طریقے سے شایع کرنے کے امکان سمیت باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اِس موقع پر اکادمی ادبیات کے ڈی جی سُلطان ناصر بھی موجود تھے۔

دورۂ اکادمی ادبیات پاکستان

اکادمی ادبیات پاکستان کے سابق چیئرمین ڈاکٹر محمد قاسم بگھیو کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(یکم اپریل 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے سابق چیئرمین ڈاکٹر محمد قاسم بگھیو نے یکم اپریل 2024 کو اکادمی کی چیئرپرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ اِس موقع پر 2017 میں منعقد ہونے والی بینُ الاقوامی ادبی کانفرنس اور اِس میں شامل مقالہ جات پر خصوصی طور پر تبادلہ خیال ہُوا۔ اکادمی کے حالیہ منصوبے بھی زیرِ بحث آئے جن میں اشاعتی امور، ادبی تقریبات کا انعقاد اور اہلِ قلم کی فلاح و بہبود کے معاملات خصوصی طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اکادمی کے ڈی جی سُلطان ناصر اور معروف شاعر و ادیب سلمان باسط بھی اس موقع پر موجود تھے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے سابق چیئرمین ڈاکٹر محمد قاسم بگھیو، اکادمی کی چیئرپرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کر رہے ہیں۔ اس موقع پر اکادمی کے ڈی جی سُلطان ناصر اور معروف شاعر و ادیب سلمان باسط بھی موجود تھے۔

دورۂ محکمہ آثار قدیمہ

صدر نشین اکادمی اور ڈائریکٹر جنرل اکادمی کا دورۂ محکمہ آثار قدیمہ اور نیشنل لائبریری آف پاکستان

اسلام آباد(15 مئی 2024): یونیورسٹی آف مخطوطات اور قلمی نسخوں کے حصول، نیز اکادمی ادبیات میں ان کے مناسب انتظامات، کے لیے آج صدر نشین اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈی جی سلطان ناصر نے محکمہ آثارِ قدیمہ اور نیشنل لائبریری آف پاکستان کا دَورہ کیا۔ ہر دو اداروں کے ڈائریکٹر جنرل صاحبان سے ملاقات کی۔

صدر نشین اکادمی اور ڈائریکٹر جنرل اکادمی کا دورۂ محکمہ آثار قدیمہ

صدر نشین اکادمی اور ڈائریکٹر جنرل اکادمی کا دورۂ نیشنل لائبریری آف پاکستان

صوتی کتب

اکادمی ادبیات پاکستان کے صوتی کتب (Audio Books) کے منصوبے کے تحت سب سے پہلے جناب مختار مسعود کی " آوازِ دوست" کو صوتی کتاب میں ڈھالنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کتاب خوانی کے لیے جناب اسد ربانی شاہ کا انتخاب کیا گیا۔ مصنف کے ورثا سے باقاعدہ حقوق حاصل کیے گئے۔ یہ کتاب کئی اقساط میں صوتی (audio) اور بصری (visual) ہر دو طرح سے اکادمی ادبیات پاکستان کے یوٹیوب چینل پر پیش کی جاتی رہے گی۔ تو لیجیے۔۔۔ مختار مسعود کی آوازِ دوست کی پہلی قسط جناب اسد ربانی شاہ کی دلکش پڑھت میں پیشِ خدمت ہے۔

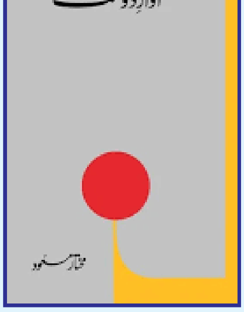

وِیمن یونیورسٹی مردان کی ایم فل اور بی ایس اردو کی طالبات کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(31 مئی 2024): وِیمن یونیورسٹی مردان کی ایم فل اور بی ایس اردو کی طالبات نے صدر شعبہ اردو ڈاکٹر رانی کی سربراہی میں اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد کا دورہ کیا۔ اُن کے ہمراہ فیکلٹی ممبر ڈاکٹر عاصمہ، محترمہ سلمٰی محبوب اور محترمہ سکینہ صدیق بھی موجود تھیں۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ اور لائبریرین نصیر الدین آزر سعید نے انھیں خوش آمدید کہا اور اکادمی کے اغراض و مقاصد نیز سرگرمیوں کے بارے میں بتایا۔ طالبات نے ہال آف فیم اور اکادمی سٹوڈیو کا دورہ بھی کیا۔ طالبات نے صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے بھی ملاقات کی۔ اس موقع پر صدر نشین (جو کہ اکادمی ادبیات پاکستان کی پہلی خاتون صدر نشین ہیں) نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی نئی نسل کو ادب کی طرف راغب کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ انھوں نے کہا کہ آپ ادب کا مطالعہ کریں، اس سے سیکھیں اور پھر اپنی مادری زبان یا قومی زبان میں لکھیں۔ صدر نشین نے کہا کہ آپ اپنے علاقوں میں گمنام ادیبوں کو دریافت کریں اور اُن کی تخلیقات کے اردو میں تراجم کریں تاکہ ان ادیبوں کے تخلیقی کام کو قومی سطح پر منظرِ عام پہ لایا جا سکے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اکادمی نسلِ نو خصوصاً طلبا و طالبات کے ساتھ زیادہ سے زیادہ رابطہ رکھنے کے لیے کوشاں ہے۔

وِیمن یونیورسٹی مردان کی ایم فل اور بی ایس اردو کی طالبات کا ''ایوانِ اعزاز'' میں گروپ فوٹو

شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد کے میڈیا سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ کے طلباء و طالبات کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(20 مئی 2024): شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد کے میڈیا سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ کے طلباء و طالبات نے کورس انسٹرکٹر ڈاکٹر مضور احمد کی زیرِ سرپرستی 20 مئی 2024ء کو اکادمی ادبیاتِ پاکستان کا مطالعاتی دورہ کیا۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ اور ان کی ٹیم نے تمام طالبعلموں کو خوش آمدید کہا اور اکادمی کی لائبریری، ہال آف فیم، کتاب گھر اور رائٹرز ہاؤس کا دورہ کرایا۔ طالبعلموں کو اکادمی میں ہونے والی ادبی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے افسران نے جن میں محمد عاصم بٹ اور نصیر الدین آزر سعید نے طالبعلموں کو اکیڈمی کے قیام کے اغراض و مقاصد، پاکستان میں بولی جانے والی تمام زبانوں کے ادب کو فروغ دینے اور ادبی ورثے کو محفوظ رکھنے کے طریقہ کار کے بارے میں مفصل بریفنگ بھی دی۔ مزید برآں اکیڈمی آف لیٹرز کے نائب ناظم نے اپنے پیغام میں طالبعلموں کو ادب اور تخلیق سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ معاشرے میں مثبت رویے پنپ سکیں۔ انھوں نے کہا کہ ادب اور تخلیقی اقدار کسی بھی معاشرے کو آگے بڑھنے میں ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ عاصم بٹ نے مزید کہا کہ ایسے مطالعاتی دورے طلبا و طالبات کی تخلیقی اور تعمیری صلاحیتوں کو ایک نئی جہت دیتے ہیں اور شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی طرف سے اپنے طلباء کو ایسے مواقع مہیا کرنا ایک قابل تحسین اقدام ہے۔ انھوں نے کہا کہ صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف صاحبہ نے خصوصی ہدایات جاری کی ہیں کہ اکادمی کو نسلِ نَو خصوصاً طالبعلموں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ رابطہ رکھنا چاہیے۔

شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد کے میڈیا سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ کے طلباء و طالبات کا گروپ فوٹو

نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، بہاولپور کے اردو ڈیپارٹمنٹ کے پی ایچ ڈی اور ایم فل کی طالبات کا دورۂ اکادمی

نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، بہاولپور کے اردو ڈیپارٹمنٹ کے پی ایچ ڈی اور ایم فل کی طالبات کا ’’ایوان اعزاز‘‘ میں گروپ فوٹو

اسلام آباد(25 جون 2024): نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، بہاولپور کے اردو ڈیپارٹمنٹ کے پی ایچ ڈی اور ایم فل کی طالبات نے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر نواز کاوش کی سربراہی میں اکادمی ادبیات پاکستان کا مطالعاتی دورہ کیا اور صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ اس موقع پر کالج کے اساتذہ ڈاکٹر سید زوار حسین اور ڈاکٹر عامرہ رسول بھی موجود تھیں۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے تشریف لانے والے معزز اساتذہ اور طالبات کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر صدرنشین، اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اساتذہ اور طالبات کو اکادمی کے اغراض و مقاصد، ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے آگاہی دی۔ صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کی مطبوعات معمارِ ادب سیریز، سہ ماہی ادبیات، ادبیات اطفال، پاکستانی لٹریچر اور مختلف ممالک کے ساتھ ادبی تراجم کے حوالے سے کتب کی اشاعت پر گفتگو کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اکادمی میں مختلف قسم کی تقاریب اور مشاعرے بھی منعقد ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بتایا کہ سول ایوارڈز اور اکادمی کے تحت کمال فن ایوارڈ اور دیگر 1 2 کتب پر قومی ادبی اعزازات دیتی ہے اور یہ سارا عمل غیر جانبدرانہ اور شفاف طریقے سے مکمل کیا جاتا ہے۔

اساتذہ اور طالبات کا صدرنشیں اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف کے ساتھ گروپ فوٹو

صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے پاکستانی زبانوں کے میوزیم کے قیام اور پاکستانی زبانوں کے انسائیکلوپیڈیا کی اشاعت کے حوالے سے بھی بات کی۔ انھوں نے کہا کہ صوتی کتب کی آڈیو ویڈیو کے حوالے سے بھی کام جاری ہے نیز کتابوں کو ڈیجیٹلائز بھی کیا جارہا ہے۔ اس سے قبل طالبات نے اکادمی کے ’’ایوان اعزاز‘‘ اور ’’اسٹوڈیو‘‘ کا بھی دورہ کیا اور ان میں گہری دلچسپی لی۔ تقریب کے آخر میں نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، بہاولپور کے سربراہ ڈاکٹر نواز کاوش نے صدرنشین اکادمی کا شکریہ ادا کیا اور صدرنشین اکادمی کو پیشکش کی کہ وہ نایاب کتابیں جو ان کی ملکیت ہیں، وہ اکادمی ادبیات کو تحفتاً پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر نواز کاوش اور ڈاکٹر زوار حسین نے اپنی اپنی کتابیں صدرنشین اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف کو تحفتاً پیش کیں۔ ڈاکٹر نواز کاوش نے اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ کو بھی اپنی کتاب پیش کی۔ اکادمی کی طرف سے ’’خبرنامہ اکادمی‘‘ کے دو شمارے وفد کے سربراہ اور طالبات میں تقسیم کیے گئے۔

نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، بہاولپور کے اردو ڈیپارٹمنٹ کے پی ایچ ڈی اور ایم فل کی طالبات کا دورۂ اکادمی

اکادمی ادبیات پاکستان میں "پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر" کے منصوبے کے تحت مجلس تحقیق کا اجلاس

اسلام آباد(17اپریل2024):اکادمی ادبیات پاکستان میں "پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر" کے منصوبے کے تحت مجلس تحقیق کا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت معروف ادیب اور دانشور محمد حفیظ خان نے کی جبکہ مجلس کے سیکریٹری محمد عاصم بٹ نے اجلاس کی کارروائی سنبھالی۔مجلس کے اراکین میں غلام حسن بٹ، اسماعیل گوہر، سید ماجد شاہ، پروفیسر ڈاکٹر فوزیہ جنجوعہ، ڈاکٹر منظور ویسریو، پناہ بلوچ، ڈاکٹر ضیاء الرحمن بلوچ، ڈاکٹر اختر عزیز نے اجلاس میں شرکت کی۔ گلگت بلتستان کے اراکین بوجوہ شریک نہ ہو سکے، چناں چہ اُن سے برقی ذرائع سے رابطہ کیا گیا۔اجلاس میں عجائب گھر کے لیے پاکستانی زبانوں کے متعلق بنیادی معلومات کی تدوین کو حتمی شکل دینے پر غور وخوض ہوا۔

اجلاس کے اختتام پر مجلس کے اراکین سے اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ سلطان ناصر نے ملاقات کی جس میں صدرِ مجلس اور اراکین نے اجلاس کی کارروائی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اِس اہم اور حساس نوعیت کی ذمہ داری سے یہ مجلس جلد ہی بطریقِ احسن سبکدوش ہو جائے گی اور پاکستانی زبانوں کا مطلوبہ مواد تیار کرلیا جائے گا تا کہ اسے عجائب گھر میں شامل کرلیا جائے۔ اجلاس کے بعد تمام اراکین نے زیرِ تعمیر "پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر" کا دورہ کیا اور اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے پاکستانی زبان وادب کے حوالے سے بے حد اہمیت حامل کا منصوبہ قرار دیا۔ اراکین کا کہنا تھا کہ پاکستانی زبانوں کا یہ ادبی عجائب گھر پاکستانی میں اپنی طرز کا پہلا اور منفرد منصوبہ ہے جس پر اکادمی ادبیات مبارکباد کی مستحق ہے۔ یہ عجائب گھر پاکستانی زبانوں کے تنوع اور ثقافتی رنگارنگی کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہوگا۔

"پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر" کے منصوبے کے تحت مجلس تحقیق کا گروپ فوٹو

"پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر" کے منصوبے کے تحت مجلس تحقیق کا گروپ فوٹو

مشاورتی اجلاس

اسلام آباد(10مئی2024):اکادمی ادبیات پاکستان کے کتب خانے اور عجائب گھر کے لیے قلمی نسخوں، مخطوطوں، اور نادر کتب کے حصول کے لیے مشاورتی اجلاس میں جن ماہرینِ مخطوطہ شناسی نے شرکت کی اُن میں ڈاکٹر معین الدین عقیل، ڈاکٹر سفیر اختر اور ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد شامل تھے۔ اجلاس 10 مئی 2024 کو صدرنشین اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف کے دفتر میں منعقد ہُوا جس میں ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر، ڈپٹی ڈائریکٹر محمد عاصم بٹ، اور مدیر اُردو اختر رضا سلیمی بھی شریک ہُوئے۔ اجلاس میں پاکستان کی تمام زبانوں کے علمی و ادبی ورثے کی حفاظت پر زور دیا گیا۔

مشاورتی اجلاس کے شرکا کا گروپ فوٹو

اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت قائم شدہ مجلس تحقیق برائے ’’پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر‘‘ کے حوالے سے تیسرے اجلاس کے شرکا

اجلاس

اکادمی ادبیات پاکستان میں "پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر" کے منصوبے کے تحت مجلس تحقیق کا اجلاس

اسلام آباد(30 مئی 2024):اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت قائم شدہ مجلس تحقیق برائے پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر کے حوالے سے تیسرا اجلاس جناب حفیظ خان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والے پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر کے حوالے سے اس مجلس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اجلاس میں مختلف پاکستانی زبانوں کی تعارفی عبارتوں کے متن پر بھی غور وخوض کیا گیا۔ مجلس کے اراکین میں جناب حفیظ خان (صدرِ مجلس)، جناب محمد عاصم بٹ (سیکرٹری)، جناب اسماعیل گوہر، ڈاکٹر فوزیہ جنجوعہ، سید ماجد شاہ، ڈاکٹر عامر ظہیر بھٹی، جناب پناہ بلوچ، جناب اختر عزیز، جناب یوسف حسین آبادی، جناب محمد احسان دانش، جناب عبد الخالق تاج اور ڈاکٹر منظور ویسریو شامل ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت قائم شدہ مجلس تحقیق برائے ''پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر'' کے حوالے سے تیسرے اجلاس کے شرکا

یادِ رفتگان

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے وفات پانے والے اہل قلم کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ انھوں نے ان اہل قلم کے لیے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی۔

جاوید احمد:

اسلام آباد: (تاریخ وفات 14 اپریل 2024): جاوید احمد کو علمی و ادبی حلقوں میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کے شہرہ آفاق گیت ''اے دنیا کے منصفو سلامتی کے ضامنو" سے انھیں بے پناہ شہرت ملی۔ ان کا پہلا شعری مجموعہ "مثال" کے نام سے شائع ہوا اس کے علاوہ وہ متعدد شعری مجموعوں کے خالق تھے۔ وہ ریڈیو پاکستان سے بھی وابستہ رہے۔

جناب جاوید احمد

ڈاکٹر محمد علی اثر:

اسلام آباد: (تاریخ وفات 25 اپریل 2024): برصغیر کے نامور شاعر، ادیب، محقق، نقاد اور دانشور ڈاکٹر محمد علی اثر 1949 میں حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ 1974 میں ایم۔اے اردو کیا اور 1980 میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 1984 میں مخطوطہ شناسی میں پوسٹ ایم۔اے کا ڈپلومہ کیا۔ انھوں نے ریڈیو اور شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد میں تدریسی خدمات بھی انجام دیں۔ ڈاکٹر محمد علی اثر دکنی ادب پر سند سمجھے جاتے تھے۔ ان کے تذکرے کے بغیر دکنی شعر و ادب کی جدید تاریخ نامکمل سمجھی جاتی ہے۔ ان کی اہم تصنیفات میں ''بصارت سے بصیرت تک'' (تحقیق وتنقید)، ''آٹھواں آسمان'' (شعری مجموعہ)، ''دکنی و دکنیات'' (وضاحتی کتابیات) شامل ہیں۔

ڈاکٹر محمد علی اثر

اکمل لیوانئے:

پشاور: (تاریخ وفات 9 مئی 2024): پشتو کے ممتاز ترقی پسند شاعر اکمل لیوانئے تحصیل کاٹلنگ ضلع مردان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار پشتو کے سینئر شعرا میں کیا جاتا تھا۔ وہ سنجیدہ شاعری کے ساتھ ساتھ مزاحیہ شاعری بھی کرتے تھے۔ ان کی اہم شعری تصنیفات میں "لیونتوب"، "تورتم"، اور "چپاونہ" شامل ہیں۔

جناب اکمل لیوانئے

اہل قلم سے ملیے

اسلام آباد(08 مئی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف کی خصوصی ہدایت پر اکادمی کے مقبول سلسلے ''اہل قلم سے ملاقات'' کا باقاعدہ احیا کر لیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ بدھ کے روز منعقد ہونے والی ہفتہ وار غیر رسمی نشست "چائے، باتیں اور کتابیں" کے ساتھ ہر ماہ کے ایک بدھ کو شام چار بجے کسی مایہ ناز اہل قلم کے ساتھ "اہل قلم سے ملاقات" کے عنوان سے نشست منعقد ہو گی۔ اس تقریب کا مقصد جہاں اہم اہل قلم کو خراج تحسین پیش کرنا ہے، وہاں یہ بھی مطمح نظر ہے کہ قارئین و شائقین ادب کو اہم اہل قلم سے مکالمے کا اور ان کے ادبی سفر کے بارے انہی کی زبان سے سننے کا موقع ملے۔

اس سلسلے کی پہلی نشست 8 مئی 2024ء کو منعقد ہوئی جو اپنی طرز کی ایک منفرد ادبی تقریب تھی۔ اس تقریب میں پاکستان کی مختلف زبانوں اور مختلف علاقوں کے پانچ نامور اہل قلم کے ادبی سفر کی داستان انہی کی زبانی سنی گئی اور شائقین ادب نے ان کے ساتھ مکالمہ کیا۔ یہ پانچ نامور اہل قلم بلوچستان سے جناب منیر احمد بادینی، سندھ سے ڈاکٹر معین الدین عقیل، پنجاب سے جناب رفعت عباس، گلگت بلتستان سے جناب یوسف حسین آبادی اور خیبر پختونخواہ سے ڈاکٹر سلمیٰ شاہین تھے۔ اس یادگار اور منفرد تقریب کی نظامت ڈاکٹر عابد سیال نے کی۔ سید فہیم ساجد نے سئیں رفعت عباس کی ایک غزل ترنم سے بھی پیش کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے معزز مہمانوں کو شایان شایان الفاظ میں ہدیہ تحسین و تشکر پیش کیا۔ انھوں نے اپنی گفتگو میں "اساں" اور "تساں" کے موضوع پر جو گفتگو کی اسے خصوصی طور پر سراہا گیا۔ اس موقع پر متعدد اہم علمی ادبی شخصیات بطور سامعین موجود تھیں۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر بھی موجود تھے۔ اس تقریب کی صدارت کمال فن ایوارڈ یافتہ معروف ادیب اور دانشور جناب منیر احمد بادینی نے کی۔

تقریب میں ڈاکٹر سلمیٰ شاہین، جناب رفعت عباس، جناب منیر احمد بادینی، ڈاکٹر معین الدین عقیل اور جناب یوسف حسین آبادی اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

تقریب کے شرکا کا گروپ فوٹو

تقریب کے شرکا

نوشہرہ کے اہل قلم سے ملاقات

نوشہرہ(02 مئی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام نوشہرہ نادرن یونیورسٹی کے اشتراک سے صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف کی ''نوشہرہ کے اہل قلم سے ملاقات'' کا اہتمام 2 مئی 2024ء کو کیا گیا۔ صدارت فرہاد غالب ترین، سرپرست مرکزی پشتو ادبی جرگہ نوشہرہ نے کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان، مہمان خصوصی تھیں۔ پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال (ممبر بورڈ آف گورنرز) مہمان اعزاز تھے۔ نظامت کے فرائض میاں لطیف شاہ شاہد نے انجام دیے۔ فرہاد غالب ترین نے بتایا کہ مرکزی پشتو ادبی جرگہ نوشہرہ کا قیام 1933 میں عمل میں آیا۔ انھوں نے کہا کہ مرکزی پشتو ادبی جرگہ نے پشتو کے عظیم شعرا خوشحال خان خٹک اور رحمان بابا کے مزارات کو دریافت کیا اور ان کی ادبی خدمات پر سیمینار منعقد کرائے۔ فرہاد غالب ترین نے خوشحال خان خٹک، اجمل خٹک، سمندر خان سمندر، میاں سید رسول رسا، ڈاکٹر شیر زمان طائزئی سے لے کر عصر حاضر تک کے نمائندہ ادبا شعرا کی خدمات پر تفصیلی گفتگو کی اور خاص کر روحانی شخصیت کاکا صاحب اور ان کے خاندان کی شخصیات تقویم الحق کاکاخیل، تسنیم الحق، بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی خدمات کا تذکرہ کیا۔

تقریب میں پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشیں اکادمی اور جناب فرہاد غالب ترین اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین، پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اکادمی ادبیات کی ترجیحات میں ہے کہ ملک کے دور دراز علاقوں میں موجود خالص تخلیق کاروں کی کھوج لگائی جائے، ان کے مسائل سنے جائیں اور ان کی ادبی خدمات کا قومی سطح پر اعتراف کیا جائے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ مضافاتی شہروں کے ادیبوں سے ملاقات کا مقصد یہی ہے کہ پاکستانی زبانوں کے ادب کو قومی دھارے میں شامل کیا جائے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کے ادب کو فروغ دینے کے حوالے سے رواں اور مستقبل کے منصوبوں سے آگاہ کیا اور خاص کر ''پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر'' کے حوالے سے کہا آگاہ کیا۔ انھوں نے مرکز سے دور مضافات میں رہ کر پاکستانی زبانوں اور ادب کے لیے خدمات انجام دینے والے نوشہرہ کے ادبا شعرا کو خراج تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ نوشہرہ ادبی لحاظ سے ایک ذرخیز خطہ ہے۔ انھوں نے نوشہرہ اور اس کے مضافات کے ادیبوں کی کاوشوں کو سراہا اور اُن کو اکادمی کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

تقریب کے شرکا کا گروپ فوٹو

خان محمد تنہا، جنرل سیکریٹری مرکزی خوشحال خان خٹک ادبی و ثقافتی جرگہ اکوڑہ خٹک نے مضافاتی ادب کے حوالے سے تفصیلی مقالہ پڑھا۔ ان کا کہنا تھا کہ نوشہرہ اور اس کے مضافات میں رہنے والے ادیبوں اور شاعروں کے ادبی مسودوں کو اگر سرکاری اداروں کی سرپرستی اور تعاون سے شائع کیا جائے تو اس علاقے کے قیمتی ادبی ذخیرے کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مرکزی خوشحال خٹک ادبی و ثقافتی جرگہ نوشہرہ کے سیمیناروں میں ملک کی بڑی بڑی ادبی شخصیات شرکت کر چکی ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہمارے آئندہ سیمینار میں صدر نشین اکادمی ادبیات پاکستان، ڈاکٹر نجیبہ عارف بھی شرکت فرمائیں جو کہ ہمارے لیے اعزاز کی بات ہوگی۔
اس موقع پر ڈاکٹر گلزار جلال نے بھی تقریب سے خطاب کیا۔ تقریب میں شامل نمائندہ اہل قلم نے فرداً فرداً صدر نشین، اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے اپنا تعارف کرایا اور ان کو خوش آمدید کہا۔ بعض اہلِ قلم نے اپنی کتابیں صدر نشین کو پیش کیں۔ اس تقریب میں شرکت کرنے والوں میں فرہاد غالب ترین، خان محمد تنہا، ڈاکٹر گلزار جلال، میاں لطیف شاہ شاہد، قاسم قربان، ریاض لیوانئے، محمد سلمان، وحید الرحمن ضیاء، شاہد حسن شاہد، اصغر علی طوفان، نصر اللہ خان، اکرام الحق، گل اکبر خان، شوکت علی شوکت، رئیس خان رئیس، نثار احمد نثار، صدیق زخمی، ابرار خویشگی، عادل خان، ویصال محمد خلیل، مشتاق شبنم، خان محمد تنہا، ڈاکٹر سراج بہادر ساغر، حیدر زمان خان و دیگر شامل تھے۔

تقریب کے شرکا

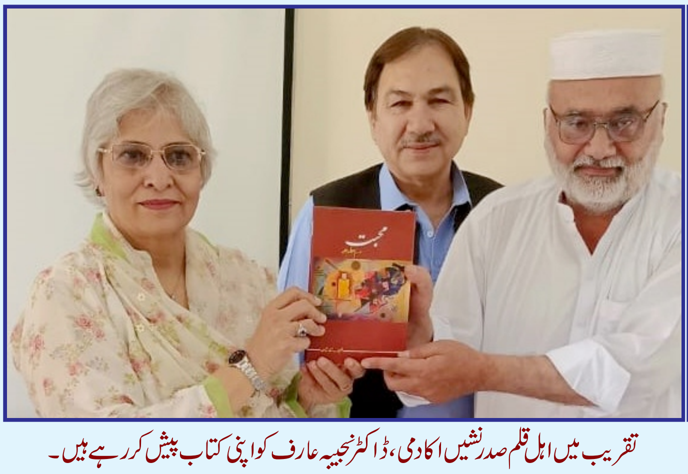

تقریب میں اہل قلم صدر نشیں اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف کو اپنی کتاب پیش کر رہے ہیں۔

جھنگ کے اہلِ قلم سے ملاقات

جھنگ(28اپریل2024ء):اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے مضافاتی علاقوں میں علم و ادب کی سرپرستی و ترویج کے سلسلے میں ملتان کے بعد ضلع جھنگ کا دورہ 28اپریل 2024ء کو کیا جس میں انھوں نے ضلع جھنگ کے اہلِ قلم سے ملاقاتیں کیں اور سُلطان نورحسین فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار میں شرکت کی۔ اِس موقع پر اکادمی ادبیات کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر بھی ہمراہ تھے۔

تقریب میں سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین اکادمی، صاحبزادہ محسن سلطان، بانی سلطان نورحسین فاؤنڈیشن اور دیگر اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف نے صدارتی خطاب میں مراکز سے دُور مضافات میں رہ کر پاکستانی زبانوں اور ادب کے لیے خدمات سرانجام دینے والے ادیبوں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ ان کی خدمات کسی طور بھی کمتر نہیں۔ انھوں نے کہا کہ دور دراز کے ادیبوں کو مرکزی دھارے کا حصہ بنانا اُن کی ترجیحات میں سے ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مقامی احباب کو خود بھی کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے علاقے کی اعلیٰ علمی ادبی شخصیات کے تذکار اس انداز سے محفوظ کریں جو تحقیق کے جدید اصولوں کے مطابق ہوں تاکہ انہیں اعتماد کے ساتھ قومی و بینُ الاقوامی سطح پر پیش کیا جا سکے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اُنھیں اِس بات پر فخر ہے کہ خود اُن کا تعلق بھی ایک مضافاتی ضلع خوشاب سے ہے جہاں اُن کا گاؤں ریگستانِ تھل کے قریب تھا۔ چناں چہ وہ مضافاتی ادیبوں کے مسائل کا بخوبی ادراک رکھتی ہیں۔ انھوں نے تقریب کے اہتمام پر سلطان نورحسین فاؤنڈیشن اور اس کے بانی صاحبزادہ محسن سلطان کا شکریہ ادا کیا۔

تقریب کے شرکا

اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نے کہا کہ صوفی شعرا کے کلام کی دینی و روحانی افادیت اپنی جگہ مگر ان کی ادبی خدمات بھی قابلِ توجہ ہیں۔ چنانچہ اُنھیں بطور شاعر و ادیب بھی دیکھا جائے۔ اُن کا کلام کلاسیک بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے خطے کے لوک ادب اور لوک دانش کا لازمی جزو بھی۔ سیمینار میں سُلطان نورحسین فاؤنڈیشن کے بانی اور افسانہ نگار صاحبزادہ محسن سلطان نے سپاس نامہ پیش کیا جس میں انھوں نے اکادمی ادبیات کی صدرنشین کا شکریہ ادا کیا اور اپنے ادارے کی طرف سے اِس خطے میں علم و ادب کی ترویج کے لیے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ معروف محقق و مترجم جناب ممتاز بلوچ نے "جھنگ میں پنجابی ادب" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا جس میں جھنگ کی کلاسیکی اور صوفی شعری روایت سے لے کر معاصر رجحانات تک کی عکاسی کی گئی۔ معروف شاعر و ادیب ڈاکٹر محسن مگھیانہ نے "جھنگ میں اُردو ادب" کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی جس میں اُنہوں نے جھنگ کی ادبی روایات کے ساتھ ساتھ اُن تاریخی و سماجی عناصر پر بھی روشنی ڈالی جنہوں نے ادبی منظرنامے کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کیا۔ معروف موسیقار و ادیب صاحبزادہ سمن سلطان نے نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے کہا کہ پاکستانی ادب میں ابیاتِ باھو کی ادبی اہمیت کے پیشِ نظر اکادمی ادبیات کی صدرنشین اور ناظمِ اعلیٰ کا اِس سرزمین پر آنا مستحسن ہے۔ سیمینار کے بعد صدرنشین اکادمی ادبیات نے ضلع جھنگ کے اہلِ قلم سے مکالمہ بھی کیا۔ ضلع جھنگ کی جن ادبی تنظیموں کے اراکین شامل ہوئے ان میں ادبی اکادمی (جھنگ)، بزمِ قلم (احمد پور سیال)، بزمِ محسن (گڑھ موڑ)، اور بزمِ ادب (شورکوٹ) شامل ہیں۔ صدرنشین اکادمی ادبیات نے سلطان نورحسین فاؤنڈیشن کی لائبریری، ریسرچ سنٹر، حجرہ، اور گوشہ سلطان ارشد کا دورہ بھی کیا اور فاؤنڈیشن کی کاوشوں کو سراہا۔

بعد ازاں ڈاکٹر نجیبہ عارف (جو کہ اکادمی ادبیات پاکستان کی پہلی خاتون صدرنشین ہیں) علاقے کی خواتین خصوصاً طالبات کے ساتھ ایک علیحدہ نشست میں شامل ہوئیں جو صرف خواتین کے لیے تھی۔ انھوں نے طالبات کے سوالات کے جوابات دیے اور انہیں ملک و سماج کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی نصیحت کی۔

شرکا کا گروپ فوٹو

تقریب میں اہلِ قلم صدرنشین اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل، سلطان ناصر کو اپنی کتابیں پیش کر رہے ہیں۔

"کلبانگِ آرزو" کی تقریبِ رونمائی

ملتان(27اپریل2024):اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام نامور بزرگ شاعر، محقق، نقاد، مترجم، اور افسانہ نگار ڈاکٹر محمد اسلم انصاری کی فارسی کلیات "کلبانگِ آرزو" کی تقریبِ رونمائی ریڈیو پاکستان کے سیمنار روم میں 27اپریل 2024ء کو منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت اکادمی ادبیات کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر اسلم انصاری تھے۔کلیات پر کلیدی خطبہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد شعبہ اردو کے سربراہ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے پیش کیا۔ صدارتی خطاب میں صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اسلم انصاری ایک نابغہ روزگار ادیب وشاعر ہیں۔ان کے فن وشخصیت کے اعتراف اور ان کی فارسی کلیات کی اشاعت وتقریب رونمائی کا اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے لیے ایک اعزاز ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملتان کے اہم اور نمائندہ اھل قلم کی تقریب میں بھر پور شرکت نے بھی اس تقریب کو یادگار بنا دیا ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ محدود وسائل کے باوجود مضافات میں رہنے والے اھلِ قلم کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لیے اکادمی ہر ممکن قدم اُٹھارہی ہے۔ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان سلطان محمد نواز ناصر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر اسلم انصاری کے فارسی کلیات کی اشاعت نے ملتان کی مرکزی حثیت کو مزید نمایاں کر دیا ہے۔انھوں نے ترکیب "کلبا نگ آرزو" کے معانی پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ڈاکٹر اسلم انصاری کی کلیاتِ اقبال کو فکرِ اقبال کی توسیع کہا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے کلبا نگِ آرزو کو ایک عہد ساز کتاب قرار دیا اور کتاب میں شامل فارسی کلام کے حوالے سے پُر مغز مقالہ پیش کیا جسے حاضرین کی طرف سے خوب پذیرائی ملی۔ اُنھوں نے کلیات میں موجود پانچ فارسی مثنویوں اور دیوان کا فکری وفنی جائزہ لیا۔ مقتدرہ قومی زبان کے سابق صدرنشین ڈاکٹر انوار احمد نے کہا کہ اکادمی ادبیات ملتان مسلسل تقاریب کے ذریعے اس خطے کے اھل قلم کی بھر پور نمائندگی کر رہا ہے اور آج کی کامیاب اور منفرد تقریب اس بات کا بین ثبوت ہے۔ انھوں نے کہا کہ اھل ملتان کو ڈاکٹر اسلم انصاری کے علمی وادبی کام پر بجا طور پر فخر کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر مختار ظفر، ڈاکٹر حمید رضا صدیقی اور شاکر حسین شاکر نے بھی ڈاکٹر اسلم انصاری کے فن اور شخصیت پر گفتگو کی۔ آخر میں ڈاکٹر اسلم انصاری نے کہا کہ آج کی تقریب میں اھلِ قلم کی بھر پور شرکت نے اس خطے اور اس کے اھل قلم سے ان کی محبت کو واضح کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ علامہ اقبال رح کے فارسی کلام کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے انھوں نے کئی برسوں پر محیط اس نادر فارسی کلام کو جس میں دس ہزار سے زائد اشعار موجود ہیں اھل فکر ونظر کے لئے پیش کیا ہے۔ انھوں نے اس کلیات کو اپنی عمر بھر کی کمائی قرار دیتے ہوئے اس کی شایانِ شان اشاعت کے لیے صدرنشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد کا خصوصی شکریہ ادا کیا جنھوں نے اشاعتی مراحل میں قدم بہ قدم ساتھ دیا۔ تقریب کی نظامت کے فرائض معروف ادیب محمد اظہر سلیم مجوکہ نے بااحسن انجام دیے۔ پاکستان لٹریری فورم کی طرف سے اکادمی ادبیات کی صدرنشین اور ڈایریکٹر جنرل کو شیلڈز پیش کی گئیں جبکہ اھل قلم کی طرف سے کتابیں پھول اور نیلی اجرک کے تحائف پیش کیے گئے۔

کلیات کی تقریبِ رونمائی کے بعد صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف کا ملتان و گرد ونواح کے ادیبوں اور شاعروں سے مکالمہ ہوا جس میں اھل قلم کی طرف سے مفید اور مثبت تجاویز پیش کی گئیں۔ تقریب میں نامور مزاحیہ شاعر خالد مسعود خان معروف ادیب و دانشور رانا محبوب اختر، نامور شاعر قمر رضا شہزاد، ڈایریکٹر انفارمیشن سجاد جہانیہ، ڈائریکٹر خانہ فرھنگ ملتان ڈاکٹر زاہدہ خانم، بہاوالدین زکریا یونیورسٹی شعبہ اردو کی سربراہ ڈاکٹر فرزانہ کوکب، خواتین یونیورسٹی شعبہ اردو کی صدر نشین ڈاکٹر عذرا لیاقت، شاعرہ وادیبہ ڈاکٹر شاہدہ رسول، سابق پرنسپل اور شاعر پروفیسر نسیم شاہد، ڈاکٹر ابرار احمد، ڈاکٹر الیاس گبیر، پروفیسر نصرت محمود، سابق پرنسپل ڈیرہ غازی خان ڈاکٹر صابرہ شاہین، شاہدہ رشید، قربان حسین، فیصل آباد سے ڈاکٹر میمونہ، لودھراں سے مبشر وسیم لودھی، کہروڑ پکا سے شاہین کہڑووی، مستحسن خیال رانا تصویر احمد، وسیم ممتاز ایڈووکیٹ، ڈائریکٹر نیوز پی ٹی وی ملتان سنٹر شفیق عادل، میر کامران مگسی، مخدوم اکبر ہاشمی، معروف شاعر وصحافی رضی الدین رضی، شیخ سلیم ناز، علی عمران، ممتاز محمد، عبداللہ شائراین رانا قیصر عباس صابر، ڈاکٹر ذوالفقار علی، رانا طفیل بلوچ، واقف ملتانی، نورالامین خاکوانی، تاج سوز، اکادمی ادبیات ملتان کے انچارج میاں محمد اعجاز، عبدالرحمن، تاج احمد تاج، قاسم انصاری، فاروق سائر، معروف صحافی رفیق احمد قریشی، فہیم ممتاز، منیر سومرو، احمد مسعود قریشی اور دیگر اھل قلم نے شرکت کی۔ ریڈیو پاکستان ملتان کے اسٹیشن ڈائریکٹر ریاض میلسی کی طرف سے سینیر براڈ کاسٹر سید قمر عباس ہاشمی نے گلدستہ اور عامر شہزاد صدیقی نے اجرک پیش کی۔ سامعین کی پرزور فرمائش پر ڈاکٹر اسلم انصاری سے اپنا اُردو اور فارسی کلام بھی سنایا۔ معروف ادیب و دانشور رانا محبوب اختر کی طرف سے صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈایریکٹر جنرل سلطان ناصر کے اعزاز میں اہلِ قلم کے ساتھ ایک غیر رسمی نشست اور عشائیہ کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں نمائندہ اھل قلم نے شرکت کی۔ مرکز سے دور مضافات کے اہلِ قلم کے لیے اکادمی ادبیات پاکستان کے اقدامات کو شرکا نے خوب سراہا۔

تقریب میں ڈاکٹر انوار احمد، ڈاکٹر اسلم انصاری، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین اکادمی اور سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

تقریب میں ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد اپنا مقالہ پیش کر رہے ہیں۔

تقریب کے شرکا

''صد سالہ جشنِ بانگِ درا'' کی تقریب

اسلام آباد(23اپریل 2024):اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام علامہ محمد اقبال کے مجموعہ کلام ''بانگِ درا'' کی اشاعت کے سو سال مکمل ہونے پر ''صد سالہ جشنِ بانگِ درا'' کی تقریب 23 اپریل 2024ء کو منعقد ہُوئی۔ یہ تقریب روایتی ادبی نشست یا سیمینار سے یوں مختلف تھی کہ اِس میں بیک وقت سکول کے ننھے بچوں کے ٹیبلو، نوجوانوں کی گائیکی، سنجیدہ اہلِ قلم کی مترنم وتحت اللفظ پڑھت، اور کہنہ مشق ناقدین و محققین کے خطبات شامل تھے۔ اِس سے یہ بھی ظاہر ہُوا کہ کلامِ اقبال خصوصاً بانگِ درا نے کس طرح ہر عمر اور مرتبے کے افراد کو متاثر کیا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر صدرِ مجلس تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف صدرنشین اکادمی ادبیات نے سپاس نامہ جبکہ اختر عثمان نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ سیّد حسن زیدی نے نظم "حضورِ رسالت مآب میں" ترنم کے ساتھ جبکہ شکیل جاذب نے نظم "خضرِ راہ" تحت اللفظ میں پڑھی۔ عمار علی یاسر نے موسیقی کے ساتھ غزل "ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں" اور "شکوہ، جوابِ شکوہ" سے بند پیش کیے۔ گلوبل سسٹم آف انٹیگریٹڈ سٹڈیز اسلام آباد کے بچوں نے بانگِ درا کی معروف نظم "بچے کی دعا" کو مترنم ٹیبلو کی صورت میں پیش کیا۔ نظامت ڈاکٹر عابد سیال نے کی۔

ڈاکٹر زاہد منیر عامر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ بانگِ درا اقبال کا پہلا مجموعہ کلام نہیں، اور نہ ہی آخری ہے۔ ستمبر 1924ء میں اِس کی اشاعت سے قبل اسرارِ خودی، رموزِ بے خودی، پیامِ مشرق وغیرہ کی اشاعت ہو چکی تھی۔ علامہ اقبال نے اس مجموعے کا انتخاب خود کیا تھا اور بوقتِ انتخاب بڑی بے دردی سے اپنے ہی بہت سے کلام کو رد کرتے ہُوئے شامل اشاعت نہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ بانگِ درا کی نظمیں فنی اعتبار سے لطافتوں، تنوع اور حسن وجمال کی حامل ہیں۔ فکری سطح پر ان کی شاعری کے تین مراحل ہیں: وطنیت، اسلامیت اور آفاقیت۔ انھوں نے بانگِ درا کی پہلی نظم "ہمالہ" کے فکری وفنی محاسن پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تاہم اُن کا کہنا تھا کہ فکری سطح پر بانگِ درا کے ابتدائی کلام کو اقبال کا نمائندہ کلام نہیں کہا جا سکتا۔ اِس میں ہندو مائتھالوجی اور انگریزی رومانوی شعرا کے اثرات تو ملتے ہیں مگر رومی و بیدل کا کہیں حوالہ نہیں ملتا جو بعد میں فکرِ اقبال کے حاوی حوالے بن گئے۔

تقریب میں بچے ٹیبلو پیش کر رہے ہیں

تقریب کے شرکا کا گروپ فوٹو

اکادمی ادبیات کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام مہمانانِ گرامی اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ بانگِ درا کئی طرح سے علامہ اقبال کی تمام کتب میں خاص انفراد کی حامل ہے۔ یہ وہ واحد کتاب ہے جس میں اقبال نے بچوں کے لیے کی گئی شاعری اور ظریفانہ شاعری شامل کی ہے جس میں گہرا سماجی طنز بھی ملتا ہے۔ اگرچہ یہ اقبال کا پہلا اُردو مجموعہ ہے مگر اِس کے تیسرے حصّے میں اقبال کے بعد میں ظاہر ہونے والے فکری نظام کی بنیادیں واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ بانگِ درا کے پہلے حصے میں وطنیت کی جھلک ہے، دوسرا حصّہ قیامِ یورپ کے حوالے سے ہے جبکہ تیسرے حصّے میں وہ فکری وفنی عناصر شامل ہیں جو اُن کے بعد کے فارسی اور اردو کلام میں کھل کر سامنے آئے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اکادمی ادبیات پاکستان نے بانگِ درا کے صد سالہ جشن کی تقریبات کا آغاز کر دیا ہے۔ اب دیگر سرکاری ونجی ادارے اِس سلسلے کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ چونکہ بانگِ درا ستمبر 1924ء میں چھپی تھی، لہٰذا یہ سلسلہ کم از کم ستمبر 2024ء تک جاری رہنا چاہیے۔

اختر عثمان نے "بانگِ درا کے فکری وفنی اثرات" کے موضوع پر اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ اقبال نے بانگِ درا میں جس خطابیہ لہجے میں نظمیں اور غزلیں لکھیں اقبال کے علاوہ کوئی اور لکھ ہی نہیں سکتا۔ انھوں نے کہا کہ ہم رومی و بیدل کے شکرگزار ہیں جنہوں نے اقبال کی فکری وفنی تشکیل میں معاونت کی۔ انھوں نے کہا کہ اقبال کے بعد اردو کا کوئی نمایاں شاعر اُن کے اثرات سے بچ نہیں پایا۔ بانگِ درا سے استفادے کی متعدد مثالیں انھوں نے پیش کیں۔ انھوں نے بتایا کہ جدید نظم نے کیسے بانگِ درا سے اثر قبول کیا۔ فیض احمد فیض، ن م راشد، میرا جی، اختر حسین جعفری، فراق اور خورشید رضوی کے کلام پر اقبال کے اثرات کو تفصیلاً بیان کیا گیا۔ آخر میں اختر عثمان نے اقبال کی معروف فارسی نظم "تنہائی" سُنائی اور خراجِ عقیدت کے طور پر اِس نظم کا منظوم اُردو ترجمہ پیش کیا۔

اِس تقریب میں راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر عمر فاروق نے صدرنشین، اکادمی ادبیات کو علامہ اقبال کی آخری کتاب "ارمغانِ حجاز" کی اشاعتِ اوّل کا نسخہ اکادمی ادبیات کے لیے تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ اِس موقع پر اکادمی کی طرف سے علامہ اقبال کی کتب کے مختلف ایڈیشنز کی نمائش بھی کی گئی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے گلوبل سسٹم آف انٹیگریٹڈ سٹڈیز کی پرنسپل اور طالبعلموں کو "ادبیاتِ اطفال" کے شمارے بھی پیش کیے۔ تقریب میں اہلِ قلم نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور اِس تقریب کو اپنی طرز کی منفرد وکامیاب تقریب قرار دیا۔

تقریب کے شرکا

تقریب میں جناب عمار علی یاسر موسیقی کے ساتھ غزل پیش کر رہے ہیں

"چائے، باتیں اور کتابیں"

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی اٹھارہویں تقریب میں

اٹھارویں نشست:

اسلام آباد(03اپریل2024):اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ہر بدھ کو منعقد ہونے والی غیر رسمی نشست "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 18ویں نشست 3 اپریل 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے ادیبوں، شاعروں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔نشت میں صدرنشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف، محمد عاصم بٹ، سفیر اللہ خان، عامر رضا، نثار تاثیر اور نرگس جہانزیب نے گفتگو میں حصہ لیا۔ عامر رضا نے کہا کہ قارئین کی سہولت کے لیے سرکاری اداروں کو چاہیے کہ وہ اپنی لائبریریوں کو چھٹی کے دن بھی کھلا رکھیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ گفتگو میں حلقہ ارباب ذوق راولپنڈی کے اجلاسوں کے انعقاد کے حوالے سے مشکلات کا ذکر ہوا۔ صدرنشین نے یقین دہانی کرائی کہ حلقہ سمیت تمام ادبی تنظیموں کو درپیش مشکلات کے حل کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اس کے علاوہ گفتگو میں حلقہ ارباب ذوق کی تاریخ اور اہمیت کے بارے میں بھی بات ہوئی۔ اس بات کا بھی تذکرہ ہوا کہ جدید ٹیکنالوجی اور موبائل کو معاشرے میں بہتری کی خاطر کیسے استعمال کیا جائے۔نشست کے آخر میں صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، محمد عاصم بٹ، ڈاکٹر بی بی امینہ، سفیر اللہ خان، فضہ حسن، عامر رضا، مریم شاہد، نثار تاثیر، نرگس جہانزیب اور دیگر شامل تھے۔

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی اٹھارہویں تقریب میں

انیسویں نشست:

اسلام آباد(17اپریل2024):اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ہر بدھ کو منعقد ہونے والی غیر رسمی نشست "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی انیسویں خصوصی محفل "عیدملن نشست" کے عنوان سے 17 / اپریل 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے ادبا شعرا اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔اس نشست میں شریک شخصیات میں ڈاکٹر نجیبہ عارف صدرنشین اکادمی، محمد عاصم بٹ نائب ناظم، امداد آکاش، عامر رضا، محترمہ صنوبر ناظر، رانا اجمل خان، حافظہ آمنہ سعدیہ و دیگر شامل تھے۔ امداد آکاش نے "مصنوعی ذہانت "Artificial Intelligence" کے حوالے سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ انسان مصنوعی ذہانت کی وجہ سے ترقی کی انتہا تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ دراصل سپر ہیومن کی طرف کا سفر ہے۔ محمد عاصم بٹ نے کہا کہ انسان تمام تر رفعتوں کو چھونے کے باوجود اسی مصنوعی ذہانت کے وجہ سے تباہ ہوگا۔محترمہ صنوبر ناظر نے کہا کہ طاقت ور قومیں مصنوعی ذہانت کے ذریعے کمزور قوموں کا معاشی استحصال کرتی رہیں گی۔ عامر رضا کا کہنا تھا کہ انسان اپنی بقا اور برتری کی خاطر سب کچھ تباہ کردے گا۔ محترمہ صنوبر ناظر نے تھیٹر کے حوالے سے گفتگو میں کہا کہ ہم اپنے طور پر تھیٹر کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں لیکن اکثر مالی مسائل آڑے آجاتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ ہم اکادمی کے فیض آڈیٹوریم میں تھیٹر شو کرائیں۔اس پر صدرنشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے انھیں مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔اس عیدملن نشست میں برصغیر میں عورت کی حکمرانی کے حوالے سے بھی بات چیت ہوئی۔ اس عیدملن خصوصی نشست میں تمام معزز مہمانوں کی تواضع چائے اور مٹھائی

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی انیسویں تقریب میں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی انیسویں تقریب میں

سے کی گئی۔ نشست کے آخر میں صدر نشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام معزز شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

بیسویں نشست:

اسلام آباد(24 اپریل 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ہر بدھ کو منعقد ہونے والی غیر رسمی نشست " چائے ، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی بیسویں نشست کا انعقاد کیا گیا۔ اس نشست میں ادبا و شعرا اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف صدر نشیں، اکادمی نے تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس نشست کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ " بھولی بسری کتابیں" کے موضوع پر معروف ماہر زبان و ادب جناب سلمان آصف نے حجاب امتیاز علی تاج کے روزنامچے/آپ بیتی" لیل و نہار" کے تعارف اور اس کے پس منظر کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی۔ اس اہم نشست میں شرکت کرنے والوں میں ڈاکٹر نجیبہ عارف صدر نشین ، اکادمی، سلمان آصف ، عکسی مفتی، فریدہ حفیظ، محمد عاصم بٹ، نصرت یار نصرت، کرنل (ر) شرافت علی، حمزہ شیخ، شمیم احمد، فراحت اللہ، ناصر علی، شعور علی، حسن فیاض، ساجد علی و دیگر نے شرکت کی۔ سلمان آصف نے حجاب امتیاز علی تاج کی کتاب" لیل و نہار" کا پس منظر بیان کرتے ہوئے 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز حکومت کے زیر اثر ہندوستان میں مسلمانوں کی تہذیبی، تاریخی، سماجی، سیاسی اور معاشی صورت حال پر تفصیلی گفتگو کی اور بتایا کہ اس صورت حال میں کس طرح ہندوستان کی مسلم خواتین نے علمی، ادبی اور سیاسی طور پر خواتین کے شعور کو اجاگر کیا اور ان کو اپنے حقوق کے حصول کے لیے بیدار کیا۔ سلمان آصف نے ان خواتین اور ان کی انتھک جہدو جہد پر سیر حاصل گفتگو کی۔ سلمان آصف نے کہا کہ ان باشعور خواتین میں حجاب امتیاز علی تاج کا نام بہت نمایاں ہے۔ انھوں نے کہا کہ حجاب امتیاز علی تاج نے کم عمری میں علمی و ادبی حوالے سے اپنی اہمیت کو ثابت کیا اور اپنے تخلیقی جوہر کا لوہا منوایا۔ حجاب امتیاز علی تاج نے عام روش سے ہٹ کر لکھا اور اپنی انفرادیت کو قائم کیا۔ سلمان آصف نے کہا کہ" لیل و نہار" 1930– 40 تک کے دوران میں مختلف جریدوں میں چھپنے والی تحریروں اور روزنامچے پر مشتمل ایک عمدہ کتاب ہے۔ سلمان آصف نے" لیل و نہار" میں سے منتخب اقتباس پڑھ کر سنائے اور سامعین سے داد وصول کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر نجیبہ عارف صدر نشیں اکادمی نے کہا کہ یہ نشست اس لحاظ سے منفرد ہے کہ" بھولی بسری کتابیں" کے عنوان سے آج سلمان آصف نے حجاب امتیاز علی تاج کی کتاب" لیل و نہار" کے تعارف میں ہندوستان میں مسلمانوں کی تہذیبی سیاسی اور تاریخی جدو جہد پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ حجاب امتیاز علی تاج کا اسلوب سب سے منفرد اور جداگانہ ہے۔ انھوں نے لسانی اور فکری سطح پر ادب میں اپنی شناخت بنائی۔ اس نشست میں فراحت اللہ نے ماں بولی اور مختلف لہجوں کے بارے میں گفتگو کا آغاز کیا اس موضوع پر گفتگو کرتے والوں میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، فریدہ حفیظ، نصرت یار نصرت، اور سلمان آصف شامل تھے ان سب کا کہنا تھا کہ کسی بھی زبان کی بقا اور اس کے فروغ میں اس زبان کے بولنے والوں پر دہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ ہی اس زبان کے فروغ کے لیے بہتر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نشست کے آخر میں صدر نشیں , اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف نے سلمان آصف اور دیگر شرکا کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے اپنے قیمتی وقت سے اس نشست کو رونق بخشی۔

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی بیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی بیسویں تقریب میں

اکیسویں نشست:

اسلام آباد(15 مئی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ہر بدھ کو غیر رسمی نشست کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ 15 مئی 2024 کو اس سلسلے کی اکیسویں نشست منعقد ہوئی۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے ادیبوں، شاعروں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ نشست میں عامر رضا نے اپنا مختصر افسانہ پڑھا جبکہ اسماء اجمل نے اپنی نظمیں سنائیں۔ حاضرین نے کتاب کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے گفتگو کی جس میں کتاب دوستی کو ناگزیر قرار دیا گیا اور اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ کتاب اور مطالعہ کو عام کرنے کے لیے لائبریریوں کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ نشست میں عامر رضا اور ملک مہر علی نے مارکسی نظریات پر بھی سیر حاصل گفتگو کی اور بہتر معاشرے کی تشکیل کے لیے نئی نسل کی ذہنی نشوونما کی ضرورت پر زور دیا تا کہ وہ معاشرے میں اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے ادا کر سکیں۔ گفتگو میں عاصم بٹ، مبشر ستی، اسماء اجمل رفاقت راضی، عادل خان اور بختاور نے بھی خیالات کا اظہار کیا و راس بات پر زور دیا کہ معاشرے میں اخلاقی دوستی کے لیے کتاب کا

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی اکیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی اکیسویں تقریب میں

مطالعہ اور علمی و ادبی محفلوں کا انعقاد ضروری ہے۔ نشست کے آخر میں حاضرین کو اکادمی ادبیات پاکستان کی جانب سے چائے اور مفت کتب بھی فراہم کی گئیں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی بائیسویں تقریب میں

بائیسویں نشست:

اسلام آباد (22 مئی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام ہفتہ وار ''چائے، باتیں اور کتابیں'' کے سلسلے کی بائیسویں غیر رسمی نشست 22 مئی 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے مہمان ادیبوں، شاعروں اور فنونِ لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ شکیل عدنان، ڈاکٹر عظمیٰ سلیم، عامر رضا، محمد عاصم بٹ، میڈم رفعت، نعیم فاطمہ علوی، اقبال حسین افکار، تحریم ظفر، فریدہ حفیظ، رفعت ناہید سجاد، داؤد کیف سمیت کثیر تعداد میں خواتین و حضرات نشست میں موجود تھے اور مکالمے میں بھر پور حصہ لیا۔ شرکا نے کہا کہ عالمگیریت (گلوبلائزیشن) کے اِس دَور میں مذہب، ثقافت، اخلاقیات، نئ نسل کی تربیت، بہتر معاشرے کی تشکیل اور خصوصاً معیارِ تعلیم پر ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم کس طرح سے ان شعبوں میں ترقی کر سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بہتر معاشرے کی تشکیل میں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی توجہ دینی چاہیے اور معاشرے میں منفی سوچ اور تنقید برائے تنقید کے رجحان کو ختم کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ نئ نسل کی بہتر ذہنی نشوونما کے لیے نصاب تعلیم کا معیار بلند کرنا ہوگا اس سلسلے میں ہمیں ترقی یافتہ معاشروں سے سبق سیکھنا چاہیے۔ نشست کے آخر میں شکیل عدنان نے پی ٹی وی کے ڈراموں پر مفصل گفتگو کی۔ اُن کا کہنا تھا کہ ڈیجیٹل دَور میں اب پی ٹی وی ڈراموں کا معیار بہتر ہو گیا ہے۔

شرکا نے اکادمی کی طرف سے منعقد ہونے والی اِس غیر رسمی نشست کو سراہا اور کہا کہ معاشرے میں مثبت تبدیلی پیدا کرنے کے لیے یہ ہفتہ وار نشست اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی بائیسویں تقریب میں

تئیسویں نشست:

اسلام آباد (29 مئی 2024): اکادمی ادبیات ا پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ وار ''چائے، باتیں اور کتابیں'' کے سلسلے کی 23 ویں غیر رسمی نشست 29 مئی 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے مدیر اور افسر مطبوعات اختر رضا سلیمی نے آنے والے ادیبوں، شاعروں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ مکالمے کا آغاز کرتے ہوئے اختر رضا سلیمی نے کہا کہ نئ نسل میں ادبی ذوق پیدا کرنے کے لیے نصاب میں غزلیں، نظمیں اور افسانے شامل کرنے چاہیں تا کہ بعد میں انھیں ادب کو سمجھنے میں دشواری پیش نہ آئے۔ گفتگو میں داؤد کیف، اقبال حسین افکار، سارہ افکار، خرم شبیر، افتخار احمد، رفعت انجم اور امداد آکاش شریک تھے۔ شرکا نے اس بات پر اتفاق کیا کہ طلبا کو میٹرک تک معاصر اور ماضی قریب کے اہم شعرا کی شاعری پڑھانی چاہیے۔ بعد میں ایم اے کی سطح پر میر تقی میر، مرزا غالب اور دیگر شاعروں کو پڑھانا چاہیے۔ شرکا نے اردو زبان کی اہمیت پر بھی گفتگو کی اور کہا کہ تمام پاکستانی زبانیں اردو زبان کو مستحکم کرتی ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ انگریزی کی مختلف اصطلاحات یا ناموں کو سہل انداز میں ترجمہ کرنا چاہیے۔ تاہم بعض اصطلاحوں یا ناموں کو اُسی ہیت میں استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اردو دیگر زبانوں کی اصطلاحوں کو اپنے اندر ضم کرنے کی بھر پور صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ اُردو زبان کی کمزوری نہیں بلکہ طاقت ہے۔ تقریب کے آخر میں پاکستانی زبانوں کے ماہرین حفیظ خان، عبد الخالق تاج، پناہ بلوچ، غلام حسین بٹ اور ڈاکٹر منظور ویسریو نے خصوصی طور پر "چائے، باتیں اور کتابیں" کی نشست میں شرکت کی۔ یہ حضرات "پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر" کے لیے زبانوں کے حوالے سے ایک اجلاس میں شریک ہونے کے لیے اکادمی تشریف لائے تھے۔ انھوں نے اکادمی کی ہفتہ وار غیر رسمی نشست کو سراہا۔

چوبیسویں نشست:

اسلام آباد (05 جون 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ وار "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 24 ویں غیر رسمی نشست بدھ 5 جون 2024ء کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر محمد عاصم بٹ نے مہمان ادیبوں، شاعروں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ گفتگو کا آغاز

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی تئیسویں تقریب میں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی تئیسویں تقریب میں

کرتے ہوئے جناب طیب کامران نے کہا کہ نئی نسل کو ادب و ثقافت سے روشناس کرنے کے لیے اسی طرح کی نشستوں کا اہتمام کرنا چاہیے تا کہ وہ علمی و ادبی اکابرین سے سیکھیں۔ گفتگو میں جناب عامر رضا، محترمہ کہکشاں، جناب اقبال حسین افکار اور جناب محمد عاصم بٹ نے حصہ لیا۔ شرکا کا کہنا تھا کہ نوجوان نسل پاکستان کا قیمتی سرمایہ اور روشن مستقبل ہے لہٰذا ان کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ نشست میں بچوں کے لیے ان کی نفسیات کے مطابق ادب تخلیق کرنے پر زور دیا گیا۔ شرکا کا کہنا تھا کہ بچوں کے لیے ایسی لائبریاں قائم کرنی چاہئیں جہاں بچے پڑھنے سے لطف اندوز ہوسکیں۔ اکادمی ادبیات کے مجلّے "ادبیاتِ اطفال" سمیت بچوں کے ادب پر کام کرنے والوں اداروں اور تخلیق کاروں کو سراہا گیا۔ تقریب کے آخر میں نائب ناظم اکادمی محمد عاصم بٹ نے تمام خواتین وحضرات کا شکریہ ادا کیا۔

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی چوبیسویں تقریب میں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی چوبیسویں تقریب میں

پچیسویں نشست:

اسلام آباد(26 جون 2024): کادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام ہفتہ وار" چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 25 ویں نشست بدھ 26 جون 2024ء کو منعقد ہوئی جس میں اکادمی کی نو مطبوعہ کتاب ''دریائے ہولن کی کہانیاں'' پر خصوصی گفتگو ہوئی۔ ''دریائے ہولن'' چینی مصنفہ شیاؤ ہونگ کا ناول ہے۔ معروف شاعر اور مترجم ''انعام ندیم'' نے اکادمی کے تحت اس ناول کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ تقریب کی نظامت اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے کی۔ صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے افتتاحی کلمات میں بتایا کہ پاکستان اور چین کے مابین ایک معاہدے کے تحت سال میں 10 کتابیں شائع ہونی ہوتی ہیں۔ پانچ کتب چینی سے اردو زبان میں پاکستان شایع کرتا ہے اور پانچ کتابیں اردو سے چینی زبان میں چین شائع کرتا ہے۔ ''دریائے ہولن کی کہانیاں'' اس سلسلے کی تیسری کتاب ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بطور مترجم انعام ندیم کی خدمات کو دادِ تحسین پیش کی۔

انعام ندیم نے کہا کہ یہ ناول سادہ زبان میں لکھا گیا ہے اور میں نے اسی سادہ اسلوب میں ہی اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ترجمہ کے لیے ضروری ہے کہ دونوں زبانوں سے مکمل واقفیت ہو اور خصوصاً اس زبان پر مکمل گرفت ہونی چاہیے جس زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ انعام ندیم نے کہا کہ ہر صورت میں مترجم کو متن سے انصاف کرنا چاہیے اور اس میں سے کوئی چیز حذف نہیں کرنی چاہیے۔ انھوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ترجمہ میں لفظی اور بامحاورہ ترجمہ متن کے حساب سے کیا جاتا ہے جس میں متن کا اصل مفہوم اہمیت رکھتا ہے۔ انعام ندیم نے ناول میں سے چند اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔

تقریب میں کتاب پر گفتگو کرنے والوں میں ارشد وحید، محمد عاصم بٹ، عفت نوید، شاہدہ سعید، امینہ بی بی اور عامر رضا شامل تھے۔ اقبال حسین افکار، سارہ خان، شفاعت اعجاز، ریشم اعجاز، عرفہ اعجاز اور حمزہ شیخ بھی تقریب میں شریک تھے۔ تقریب کے آخر میں صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کتاب ''دریائے ہولن کی کہانیاں'' کے مترجم انعام ندیم، ارشد وحید اور تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی پچیسویں تقریب میں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی پچیسویں تقریب میں

نعتیہ مشاعرہ

اسلام آباد(02اپریل2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی مناسبت سے ”نعتیہ مشاعرہ“ منعقد ہوا۔ صدارت ڈاکٹر احسان اکبر نے کی جبکہ نسیم سحر مہمان خاص کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے سپاس نامہ پیش کیا۔ جڑواں شہروں کے شعرا و شاعرات نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔ نظامت محبوب ظفر نے کی۔ ڈاکٹر احسان اکبر نے صدارتی خطاب میں اکادمی ادبیات اور محفل نعت کو خراج تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے کہا کہ رمضان المبارک کے اس بابرکت مہینے میں محفل نعت کا انعقاد اکادمی کے لیے باعث مسرت و اعزاز ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایک ہی محفل میں تمام نعت گو شعرا کو مدعو نہیں کیا جا سکتا تھا، ان شاء اللہ آئندہ کی محافل میں ان شعرا کو بھی مدعو کیا جائے گا جو اِس بار مدعو نہ ہو سکے۔ انھوں نے تمام شعرا و شاعرات اور شریک محفل احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اس نعتیہ مشاعرہ میں ڈاکٹر احسان اکبر، نسیمِ سحر، ڈاکٹر نجیبہ عارف، ضیاالدین نعیم، وفا چشتی، عرش ہاشمی، سید ابرار حسین، اختر عثمان، شاہدہ لطیف، رحمٰن حفیظ، شہاب صفدر، شکیل جاذب، محمد نور آسی، سبین یونس اور سعید شارق نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی مناسبت سے ”نعتیہ مشاعرہ“ میں جناب نسیم سحر، ڈاکٹر احسان اکبر اور ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی، اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

”نعتیہ مشاعرہ“ کے شرکا کا گروپ فوٹو

ہمفری ایلومنائی کانفرنس

ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان کی ہمفری ایلومنائی کانفرنس میں شرکت

اسلام آباد(10 مئی 2024): ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان کی ہمفری ایلومنائی کانفرنس میں شرکت اور خطاب پاک یُو ایس ایلومنائی نیٹ ورک کی جانب سے 10 تا 12 مئی 2024 کو اسلام آباد میں پانچویں ہمفری ایلومنائی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں امریکی سفیر جناب ڈونلڈ بلوم، وفاقی سیکرٹری تعلیم جناب محی الدین احمد وانی، ایگزیکٹیو ڈائریکٹر محترمہ ریتا اختر، اور ڈائریکٹر جناب مظہر قیوم اعوان سمیت متعدد شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مختلف اہم مناصب پر فائز ایک سو سے زائد ہمفری ایلومنائی نے شرکت کی۔ کانفرنس کا مرکزی خیال تھا: Social Responsibility: Making Difference in the Society۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے ڈی جی سلطان محمد نواز ناصر نے تقریب سے ادب اور سماجی تغیر کے موضوع پر خطاب کیا۔ اُن کے خطبے کا عنوان تھا Transforming Society through Literature: ۔ اُنھوں نے اپنے خطاب میں بتایا کہ کس طرح ادب کے ذریعے عالمی سطح پر بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص شدت پسندی، باہمی منافرت اور عدم برداشت کی جگہ اعلیٰ سماجی اقدار مثلاً برداشت، رواداری، بردباری، تحمل، اور ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ انھوں نے بینُ الاقوامی تعلقات کے لیے ثقافتی و ادبی سفارت کاری کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ انھوں نے اکادمی ادبیات پاکستان کے اغراض و مقاصد اور سرگرمیوں سے بھی شرکا کو آگاہ کیا۔ خطاب کے بعد شرکا نے تفصیلی سوالات کیے جن میں ادب کی تخلیق میں مصنوعی ذہانت کے کردار جیسے موضوعات شامل تھے۔

ہمفری ایلومنائی کانفرنس کے شرکا

سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس

"Peripheral Epistemologies: Voicing the Unvoiced"

کانفرنس میں ڈاکٹر گلزار جلال، سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، ڈاکٹر ضیاالرحمن بلوچ، اور دیگر اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

لاہور(18 تا 20 اپریل 2024): یونیورسٹی آف مینیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے سکول آف لبرل آرٹس کے زیرِ اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد اکادمی ادبیات پاکستان کے اشتراک سے کیا گیا جس میں ملک بھر سے ادب، لسانیات، تعلقاتِ عامہ اور فنونِ لطیفہ کے ماہرین و محققین نے شرکت کی۔ برطانیہ، امریکہ، اور کینیڈا کے محققین نے آن لائن شرکت کی۔ صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بھی آن لائن شرکت کی۔ انھوں نے اکادمی ادبیات کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اِس کانفرنس میں اکادمی کے اشتراک کی وجہ نہ صرف کانفرنس کے مرکزی خیال سے اکادمی کی ترجیحات کا ہم آہنگ ہونا ہے بلکہ اکادمی کی یہ کوشش بھی ہے کہ نوجوانوں خصوصاً طلبہ و طالبات سے رابطے کو بڑھایا جائے۔ کانفرنس کا عنوان تھا Peripheral Epistemologies: Voicing the Unvoiced۔

کانفرنس میں سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی کو یونیورسٹی کی طرف سے سوینئر پیش کی جا رہی ہے۔

18 اپریل کو افتتاحی اجلاس میں سکول آف لبرل آرٹس کی ڈین ڈاکٹر نادیہ انور نے کانفرنس کے مرکزی خیال پر روشنی ڈالی۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر مہمان خصوصی تھے۔ انھوں نے اپنے خطاب میں اِس امر کی اہمیت پر زور دیا کہ قومی سطح کے اداروں کو تمام پاکستانی ثقافتوں، زبانوں، ادبی ذخیروں، اور لوک دانش کو ساتھ لے کر چلنا چاہیے۔ اُنھوں نے کہا کہ ایسی ثقافتی رنگا رنگی بہت کم ملکوں کو میسر ہے، چنانچہ ہمیں اِس تنوع سے بھر پور فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ اُنھوں نے کہا کہ مضافات اور حاشیے پر واقع ادبی و لسانی خزانوں کو مرکزی دھارے کا حصہ بنانا اِس وقت اکادمی ادبیات پاکستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ اِس ضمن میں اکادمی نے اشاعتی منصوبوں، ڈاکومینٹر یز، ادبی محافل کے انعقاد اور "پاکستانی زبانوں کا ادبی عجائب گھر" کی تعمیر سمیت متعدد منصوبے شروع کر رکھے ہیں جن پر ماہرین کام کر رہے ہیں۔ کانفرنس کے اِس افتتاحی اجلاس میں نمل اسلام آباد کے ڈین ڈاکٹر سفیر اعوان نے کلیدی خطبہ پیش کیا جبکہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے نمائندے محمد عمار زید اور یو ایم ٹی لاہور کے ریکٹر ڈاکٹر آصف رضا (ہلالِ امتیاز) نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس میں منیزہ شمسی، ڈاکٹر منزہ یعقوب، ڈاکٹر سونیا اِرم اور ڈاکٹر آصف خان سمیت متعدد ماہرینِ لسانیات و ادب اور طالبعلموں نے شرکت کی۔

20 اپریل کو کانفرنس کے اختتامی روز اکادمی کے ڈی جی سلطان محمد نواز ناصر نے ایک نشست کی صدارت کی جس کا موضوع پاکستانی زبانوں میں لکھے گئے معاصر ادب کے حوالے سے تھا۔ اجلاس میں ایڈورڈز کالج پشاور کے صدرِ شعبہ ڈاکٹر گلزار جلال نے پشتو ادب پر دورِ نوآبادیات اور مابعد نوآبادیات کے تناظر میں بحث کی۔ ڈاکٹر ضیاء الرحمان بلوچ نے بلوچی ادب کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے بلوچی ادب میں مزاحمت اور اپنی مٹی سے جڑت کے حوالے سے روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر مبارک لاشاری نے سندھی ادب کے ذریعے سندھ کی شناخت کی بازیافت کو موضوعِ بحث بنایا جس میں تین سندھی کتابوں "موہن جو داڑو"، "داہر" اور "سندھو" کو بنیاد بنا کر گفتگو کی گئی۔ محمد نعمان نے اجلاس کی نظامت کی۔ معروف انگریزی مصنفہ منیزہ شمسی نے اجلاس میں خصوصی طور پر شرکت کی۔ یو ایم ٹی کے زیرِ اہتمام اکادمی ادبیات کے اشتراک سے منعقد ہونے والی یہ کانفرنس 20 اپریل کو اختتام پذیر ہوئے۔ کانفرنس میں 60 سے زیادہ مقالات اور درجن بھر کلیدی خطبے پیش کیے گئے۔ ماہرین و محققین نے اِس کانفرنس کو پاکستان کی مضافاتی ثقافتوں بالخصوص زبان و ادب کو مرکزی دھارے میں لانے کی ایک کلیدی کاوش قرار دیا جس سے فکر کی نئی کھڑکیاں کھلیں۔ مستقبل میں ایسے موضوعات پر مزید کانفرنسز کرانے کی اہمیت کو بھی محسوس کیا گیا۔

کانفرنس کے شرکا کا گروپ فوٹو

ورکشاپ

غیر مرئی ثقافتی ورثے کے حوالے سے یونیسکو کی ورکشاپ

اسلام آباد(21 جون 2024) : غیر مرئی ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے یونیسکو کنوینشن 2003 کے حوالے سے پنج روزہ تربیتی ورکشاب کا انعقاد لوک ورثہ اسلام میں ہُوا۔ اجلاس میں ادارۂ فروغِ قومی زبان کے ڈی جی ڈاکٹر محمد سلیم مظہر، اکادمی ادبیات پاکستان کے ڈی جی سلطان محمد نواز ناصر، پلاک کی ڈی جی بینش فاطمہ ساہی، پی این سی اے کے ڈائریکٹر سمیع اللہ بلوچ، اور لوک ورثہ کی ڈائریکٹر ڈاکٹر زوبیہ سلطانہ سمیت وفاقی وصوبائی نیز آزاد جموں وکشمیر کے ثقافتی اداروں کے افسران نے شرکت کی۔ اِس ورکشاپ میں یونیسکو کی بین الاقوامی تربیت کاران ڈاکٹر جینٹ ایلزبتھ بلیک اور پروفیسر ساجدہ وانڈل نے تربیتی لیکچرز دیے۔ لوک ورثہ کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر محمد عُزیر خان نے افتتاحی جبکہ یونیسکو کے ڈائریکٹر جواز عزیز نے اختتامی تقریب میں اظہارِ خیال کیا۔ اختتامی اجلاس میں قومی، صوبائی اور علاقائی سطح پر پاکستان کے غیر مرئی ثقافتی ورثے (Intangible Cultural Heritage) کے تعین، فہرست سازی، تحفظ اور ترویج کے حوالہ سے خصوصی سفارشات کی گئیں۔ اِس امر کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا کہ جو غیر مرئی ثقافتی ورثے معدومیت کے خطرے سے دوچار ہیں اُن کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ ڈی جی اکادمی ادبیات نے پاکستان کے لسانی و ادبی ورثے کے تحفظ کے لیے اکادمی کی کاوشوں سے آگاہ کیا اور یونیسکو مندوبین کو اکادمی کی مطبوعات بھی پیش کیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر، یونیسکو مندوب کو اکادمی کی مطبوعات کا سیٹ پیش کر رہے ہیں۔

غیر مرئی ثقافتی ورثے کے حوالے سے یونیسکو کی ورکشاپ کے شرکا

اسٹاف ترقی

اسلام آباد : اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کے سٹاف ممبران کو اگلے سکیل میں ترقی پانے پر اپنے دفتر مدعو کر کے پروموشن نوٹیفکیشن عطا کیے۔ اس موقع پر انھوں نے تینوں سٹاف ممبران کو مبارکباد پیش کی اور ترقی پانے کے بعد نئے ولولے کے ساتھ اکادمی کے لیے کام کرنے کی نصیحت کی۔ اکادمی کے سٹاف کی ترقیاں طویل عرصے سے رکی ہوئی تھیں۔ اس سلسلے میں سٹاف نے صدر نشین کی خصوصی کاوشوں کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔

جناب عبدالرشید بھٹی

محترمہ صائمہ نعیم

جناب فاروق شہزاد

ریمپ

اکادمی ادبیات پاکستان کے صدر دفتر کے مرکزی دروازے پر علیل، معذور، اور معمر افراد کی سہولت کے لیے ایک ڈھلوانی راستہ (ریمپ) تعمیر کرا لیا گیا ہے جس پر پہیہ کُرسی (وِہیل چیئر) کے ذریعے عمارت میں داخل ہُوا جاسکتا ہے۔ اب آپ پہیہ کُرسی کے ذریعے اکادمی کے ایوانِ اعزاز، استقبالیہ (جہاں "چائے، باتیں اور کتابیں" کی نشست ہوتی ہے)، کتابوں کی دُکان، احمد فراز لائبریری وغیرہ تک بآسانی تشریف لا سکتے ہیں۔ اصولاً تمام عمارتوں میں یہ سہولت موجود ہونی چاہیے مگر اب تک یہ سہولت اکادمی میں میسر نہ تھی۔

اکادمی کی انتظامیہ کی کوشش ہے کہ دوسری منزل تک جانے کے لیے لِفٹ کی تنصیب بھی ہو جائے۔ حالات و وسائل نے اجازت دی تو یہ کام بھی اِن شاء اللہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے صدر دفتر کے مرکزی دروازے پر علیل، معذور، اور معمر افراد کی سہولت کے لیے ایک ڈھلوانی راستہ (ریمپ) تعمیر کرا لیا گیا

ملتان : نعتیہ مشاعرہ

ملتان(02اپریل2024): رمضان المبارک کی مناسبت سے اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیر اہتمام ایک نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد ریڈیو پاکستان ملتان کے سیمنار روم میں ہوا جس کی صدارت معروف شاعر وسیم ممتاز ایڈووکیٹ نے کی جبکہ پروفیسر نسیم شاہد اور معروف نعت گو شاعر سرور صمدانی مہمانان خصوصی اور اشفاق احمد غوری اور راحت امیر نیازی مہمانانِ اعزاز تھے نظامت کے فرائض معروف ادیب محمد اظہر سلیم مجوکہ نے انجام دیئے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے نعتیہ مشاعرہ کے صدر وسیم ممتاز اور پروفیسر نسیم شاہد نے کہا کہ ایسی بابرکت محافل ہمارے دین اور دنیا کی نجات اور معاشرے کی فلاح کا بھی ذریعہ ہیں اس موقع پر وسیم ممتاز ایڈووکیٹ پروفیسر نسیم شاہد سرور صمدانی، اشفاق احمد غوری، راحت امیر خان نیازی، ڈاکٹر خان محمد ساجد، مخدوم اکبر ہاشمی، شیر افگن جوہر، محمد طفیل بلوچ، راجہ کوثر سعیدی، اشعر حسن، کامران روفی سرکار، اے آر ساغر ریاض عارض، سید قمر عباس ہاشمی محترمہ رخسانہ لیاقت، محترمہ یاسمین خاکوانی، اور محمد اویس ممتاز نے سرور کائنات کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا اور اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کی طرف سے کامیاب نعتیہ مشاعرہ پر مبارک باد دی انچارج اکادمی ادبیات ملتان آفس میاں محمد اعجاز نے اس موقع پر نعتیہ محفل مشاعرہ کے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

نعتیہ مشاعرہ کے شرکا

ملتان : صدرنشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف ملتان اور گردونواح کے ادیبوں اور شاعروں سے مکالمہ

صدرنشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف کے ساتھ ملتان اور گردونواح کے ادیبوں اور شاعروں کا گروپ فوٹو

ملتان(27اپریل2024): صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف کا ملتان و گردونواح کے ادیبوں اور شاعروں سے مکالمہ ہوا جس میں اہل قلم کی طرف سے مفید اور مثبت تجاویز پیش کی گئیں۔ تقریب میں نامور مزاحیہ شاعر خالد مسعود خان معروف ادیب و دانشور رانا محبوب اختر، نامور شاعر قمر رضا شہزاد، ڈایریکٹر انفارمیشن سجاد جہانیہ، ڈائریکٹر خانہ فرہنگ ملتان ڈاکٹر زاہدہ خانم، بہاوالدین زکریا یونیورسٹی شعبہ اردو کی سربراہ ڈاکٹر فرزانہ کوکب، خواتین یونیورسٹی شعبہ اردو کی صدر نشین ڈاکٹر عذرا لیاقت، شاعرہ و ادیبہ ڈاکٹر شاہدہ رسول، سابق پرنسپل اور شاعر پروفیسر نسیم شاہد، ڈاکٹر ابرار احمد، ڈاکٹر الیاس کبیر، پروفیسر نصرت محمود، سابق پرنسپل ڈیرہ غازی خان ڈاکٹر صابرہ شاہین، شاہدہ رشید، قربان حسین، فیصل آباد سے ڈاکٹر میمونہ، لودھراں سے مبشر وسیم لودھی، کہروڑ پکا سے شاہین کہڑووی، مستحسن خیال رانا تصویر احمد، وسیم ممتاز ایڈووکیٹ، ڈائریکٹر نیوز پی ٹی وی ملتان سنٹر شفیق عادل، میر کامران مگسی، مخدوم اکبر ہاشمی، معروف شاعر و صحافی رضی الدین رضی، شیخ سلیم ناز، علی عمران، ممتاز محمد، عبداللہ شائز، رانا قیصر عباس صابر، ڈاکٹر ذوالفقار علی، رانا طفیل بلوچ، واقف ملتانی، نورالامین خاکوانی، تاج سوز، اکادمی ادبیات ملتان کے انچارج میاں محمد اعجاز، عبدالرحمن، تاج احمد تاج، قاسم انصاری، فاروق سائر، معروف صحافی رفیق احمد قریشی، فہیم ممتاز، منیر سومرو، احمد مسعود قریشی اور دیگر اہل قلم نے شرکت کی۔ ریڈیو پاکستان ملتان کے اسٹیشن ڈائریکٹر ریاض میلسی کی طرف سے سینیر براڈ کاسٹر سید قمر عباس ہاشمی نے گلدستہ اور عامر شہزاد صدیقی نے اجرک پیش کی۔ سامعین کی پرزور فرمائش پر ڈاکٹر اسلم انصاری سے اپنا اُردو اور فارسی کلام بھی سنایا۔ معروف ادیب و دانشور رانا محبوب اختر کی طرف سے صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈایریکٹر جنرل سلطان ناصر کے اعزاز میں اہل قلم کے ساتھ ایک غیر رسمی نشست اور عشائیہ کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں نمائندہ اہل قلم نے شرکت کی۔ مرکز سے دور مضافات کے اہلِ قلم کے لیے اکادمی ادبیات پاکستان کے اقدامات کو شرکا نے خوب سراہا۔

ملتان : ’’اہل قلم سے ملیے‘‘ معروف شاعر احمد مسعود قریشی سے ایک مکالمہ

ملتان (22 مئی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے پروگرام اہل قلم سے ملیے میں معروف شاعر احمد مسعود قریشی سے ایک مکالمہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت صدارتی سیرت ایوارڈ یافتہ نعت گو شاعر اشفاق احمد غوری نے کی جبکہ صوبائی سیرت ایوارڈ یافتہ شاعر صابر انصاری اور نامور براڈ کاسٹر مخدوم اکبر ہاشمی مہمانان خصوصی تھے صدارتی ایوارڈ یافتہ معروف نعتیہ خواں علی رضا اور ثنا خواں محترمہ تانیہ عابدی مہمانان اعزاز تھے نظامت کے فرائض معروف ادیب اور کالم نگار محمد اظہر سلیم مجوکہ نے انجام دیئے اس موقع پر احمد مسعود قریشی کے نعتیہ مجموعہ ہمارے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اظہار خیال کرتے ہوئے مقررین نے

تقریب ’’اہل قلم سے ملیے‘‘ معروف شاعر احمد مسعود قریشی سے ایک مکالمہ کے شرکا

کہا کہ اس میں شامل کلام عام فہم ہے اور نعتیہ محافل کا انعقاد رحمت اور بخشش کا ذریعہ ہے اس موقع پر سینئر براڈ کاسٹر سید قمر عباس ہاشمی معروف نعت خان غلام محی الدین قادری نعت گو شاعر رئیس راج شفیق اختر حر سید علی شاہ نقوی اور انچارج ملتان آفس عبدالستار نے بھی اظہارِ خیال کیا احمد مسعود قریشی نے اھل قلم سے ملئے کے پروگرام پر اکادمی ادبیات پاکستان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ادیبوں کے اس پلیٹ فارم سے اھل قلم کی بھر پور پذیرائی لائق تحسین اور باعث اعزاز ہے۔

پشاور : پشتو کے نامور محقق، دانشور اور ادیب نور الامین یوسفزئی کی عیادت

پشاور (14 مئی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے اسسٹنٹ ریذیڈنٹ ڈائریکٹر خان بادشاہ نصرت نے چند شعراء و ادباء کے ہمراہ اکادمی ادبیات پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے کمپلیکس ہسپتال حیات آباد میں زیر علاج پشتو کے نامور محقق ، دانشورا ور ادیب نورالامین یوسفزئی کی عیادت کی – عیادت کے دوران خان بادشاہ نصرت نے اکادمی ادبیات پاکستان کے چیئرپرسن محترمہ نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر کی طرف سے انکی جلد صحتیابی اور نیک خواہشات کا پیغام بھی پہنچایا اس پر نورالامین یوسفزئی نے چیئرپرسن اور ڈائریکٹر جنرل کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم جیسے بیمار ادیبوں کو اپنے دعاوؤں میں یاد کرنے پر اکادمی کے تمام ممبران اور افسران قابل ستائش ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے اسسٹنٹ ریذیڈنٹ ڈائریکٹر خان بادشاہ نصرت، پشتو کے نامور محقق، دانشور اور ادیب نورالامین یوسفزئی کی عیادت کر رہے ہیں۔

پشاور : شاعر اکمل لیونئے کی وفات پر تعزیتی اجلاس

جناب اکمل لیونئے

پشاور (9 مئی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے اسسٹنٹ ریذیڈنٹ ڈائریکٹر خان بادشاہ نصرت کی زیر صدارت ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مردان سے تعلق رکھنے والے پشتو زبان کے شاعر اور کئی کتابوں کے مصنف اکمل لیونئے کی ناگہانی رحلت پر رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مرحوم کی ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی کہ اللہ تعالی انھیں جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اس تعزیتی اجلاس میں محترمہ کلثوم زیب، پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال اور پروفیسر ڈاکٹر قدرت اللہ خان خٹک نے کہا کہ مرحوم اکمل لیونئے کی وفات سے نہ صرف ادبی حلقوں میں ان کی کمی محسوس کی جائے گی بلکہ موصوف کی ادبی خدمات کا تذکرہ بھی ادبی اجلاسوں میں ہوتا رہے گا اس اجلاس میں اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے اسٹاف ممبران، کامران حسین، مویض خان، سرتاج خان اور محمد عرفان خان اور شہناز مجید نے بھی شرکت کی۔

کراچی: شریف کنجاہی کی یاد میں سیمینار و مشاعرہ

کراچی (15 مئی 2024):اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیراہتمام جدید پنجابی شاعری کا علمبردار شریف کنجاہی کی یاد میں سیمینار و مشاعرہ کاانعقاد کیا گیا۔جس کی صدارت توقیر چغتائی نے کی مہمان خصوصی ڈاکٹر نائلہ پرویز تھیں۔ صدارتی خطاب میں توقیر چغتائی نے کہا کہ وہ پنجابی، اردو، فارسی اور انگریزی زبان میں پینتیس کتابوں کے مصنف تھے۔ انھوں نے قرآن مجید کا ترجمہ پنجابی زبان میں کیا جو دو جلدوں میں شائع ہونے والا ایک شہکار ہے۔ ان کی پنجابی شاعری پنجاب یونیورسٹی کی ایم اے پنجابی کے نصاب کا حصہ ہے۔ پنجابی ادب میں ان کی خدمات پر حکومت پاکستان نے انھیں پرائڈ آف پرفارمینس اور ستارہ امتیاز سے نوازہ۔عالمی پنجابی کانفرنس نے پنجابی زبان کی ترویج پر انھیں تا حیات کامیابی (لائف اچیومنٹ ایوارڈ) کاایوارڈ دیا۔مہمان خصوصی ڈاکٹر نائلہ پرویز نے کہا کہ آپ نے 1930 میں ہی شعر کہنے شروع کر دیے تھے۔ان دنوں وہ ہندوستانی نیشنل کانگریس کے ہمدرد اور ایک ترقی پسند مصنف کے طور پر جانے پہچانے لگے تھے۔شاعری کی ابتدا انھوں نے ایک اردو شاعر کی حیثیت سے کی لیکن پنجابی ہمیشہ سے ان کی پہلی محبت تھی۔اس دور میں مسلمان ادیب، خاص کر ابتدائی ترقی پسند مصنفین اور شاعروں کے درمیان ان کا تخلیقی تصنیف کے لئے پنجابی کو اپنانا ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔وہ 1930ء کی دیہائی سے ہی جدید پنجابی شاعری کے علمبرداروں میں شامل ہو گئے تھے۔ ان کی پنجابی شاعری کا سب سے پہلا مجموعہ ً جگراتےً سب سے پہلے 1958 میں مشرقی پنجاب میں گورمکھی رسم الخط میں شائع ہوا تھا ۔ان کا دوسرا مجموعہ کلام ً اوڑک ہندی لوً کے عنوان سے 1995 میں شائع ہوا۔ اظہار خیال کرتے ہوئے شوکت اجن نے کہا کہ ہمارے پنجابی صوفی شعرا نے بہت مختصر کلام لکھا ہے لیکن انھوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے اس کا ایک ایک لفظ موتیوں میں تولنے والا ہے۔ ان سب کے کلام کو ادب میں بھی بہت اعلی مقام حاصل ہے۔ اکادمی ادبیات پاکستان کراچی نگران اعزازی پروگرامز، ڈاکٹر شیر مہرانی نے کہا کہ جس طرح انھوں نے شاعری میں کیا تھا اسی طرح انھوں نے پنجابی نثر میں بھی پرانی روایات توڑ دیں۔علامہ اقبال کے لیکچرز مذہبی افکار کی تعمیر نو کا پنجابی ترجمہ کر کے انھوں نے یہ ثابت کیا کہ پنجابی زبان بھی انتہائی فلسفیانہ خیالات کو فصاحت سے بیان کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ انھوں نے تخلیقی طور پر پنجابی الفاظ کے وسیع خزانے کو استعمال کر کے بہت سی نئی اصطلاحیں تیار کیں۔اکادمی ادبیات پاکستان کے ریزیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر جن شعراء کرام نے شریف کنجاہی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ان میں سعدالدین سعد، مرزا عاصی اختر،نصیر سومرو، نے اپنا کلام سُنایا۔ ریزیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد ڈھراج نے آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے جانب سے شکریہ ادا کیا۔نظامت کے فرائض اقبال سہوانی نے خیر صلوبی سے سرانجام دئے۔

شریف کنجاہی کی یاد میں سیمینار و مشاعرہ کے شرکا کا گروپ فوٹو

لاہور: پروفیسر غلام حسین ساجد کے ساتھ شام ملاقات

لاہور(5 جون 2024) : اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور نے پروفیسر غلام حسین ساجد کے ساتھ شام ملاقات کے پروگرام کا اہتمام کیا جس کی صدارت ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے کی۔ نظامت کے فرائض فرح رضوی نے ادا کیے۔ جن شرکاء نے گفتگو کی ان میں ڈاکٹر محمود ناصر ملک،نوید صادق ریاض، ریاض احمد، ڈاکٹر شاہد اشرف اور ڈاکٹر تابندہ سراج شامل ہیں۔

پروفیسر غلام حسین ساجد کے ساتھ شام ملاقات کے شرکا

کراچی : تاج بلوچ کی یاد میں سیمینار و مشاعرہ

کراچی (13 جون 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام "سوجھرو" کے مدیر نامور شاعر ادیب، تجزیہ نگار، اور نقاد تاج بلوچ کی یاد میں سیمینار و مشاعرہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مدد علی سندھی نے کی۔ مہمان خاص مختیار علی ابڑو تھے۔ اظہار خیال ڈاکٹر شیر مہرانی، شوکت اجن، اے بی لاشاری، ضیاء ابڑو نے کیا۔ اس موقع پر صدارتی خطاب میں مدد علی سندھی نے کہا کہ سندھی کے نامور شاعر، نقاد اور مدیر تاج بلوچ بہت اچھے شاعر تو تھے ہی لیکن ان کا شمار ایسے نقادوں میں ہوتا تھا جو بہت ہی نپی تلی رائے دیتے تھے۔ وہ سندھی ادب کو عالمی ادب کے تناظر میں دیکھنے کی خواہش رکھتے تھے اور سندھ کے نوجوان لکھاریوں کو مشورہ دیتے تھے کہ عالمی ادب کا مطالعہ کریں تا کہ ان کی تحریروں میں نکھار آ سکے۔ بحیثیت مدیر ان کا نام بہت ہی اہم ہے۔ تاج بلوچ کا ماہنامہ "سوجھرو" تاریخ ساز ادبی رسائل تھے۔ مہمان خاص مختیار علی ابڑو نے کہا کہ تاج بلوچ کا ادبی سفر نصف صدی سے زیادہ عرصے پر محیط رہا۔ ان کے پہلے شعری مجموعے کا نام "درد جو صحرا" (درد کا صحرا) تھا، جس کے بعد نظم و نثر پر مشتمل ان کی کئی اور کتابیں شائع ہوئیں۔ تاج محمد بلوچ ایک جفا کش مصنف، بیباک نقاد، بہترین مترجم، غزل و نظم کا عمدہ شاعر، ایڈیٹر، دانشور، مقرر، ادبی تجزیہ نگار، تعمیری تنقید نگار، بین الاقوامی ادب کا رسیا اور دل میں ہمیشہ کام کرنے کی لگن اور امید زندہ رکھنے والے تھے۔ اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے نگران اعزازی پروگرامز ڈاکٹر شیر مہرانی نے کہا کہ تاج بلوچ نے ریڈیو پر کمپیئرنگ سے شروعات کی اور دو دہائیوں سے زیادہ ریڈیو پاکستان اور ٹیلیویزن پر نشر اشاعت کے شعبے سے وابستہ رہا۔ سالہا سال

تاج بلوچ کی یاد میں سیمینار و مشاعرہ کے شرکا کا گروپ فوٹو

تک سندھی ادب کے عروج و زوال کا رازداں رہنے والے اور سندھی زبان میں جدید ادبی تنقید کے منفرد زاویے متعارف کروانے والے خوبصورت انسان تھے۔ کراچی میں سندھی ادبا و شعرا کیلئے ادبی رونقوں، محفلوں اور محبتوں کا گڑھ بنا خدمت سرانجام دیتا رہا جہاں آئے دن نئے و پرانے ادبا، شعرا، کہانیکاروں اور افسانہ نگاروں کی کچہریاں منعقد ہوا کرتی تھیں جہاں تاج بلوچ بذاتِ خود سب کی شخصی اور ادبی خدمتیں سرانجام دیا کرتا تھا کیوں کہ اس کا خیال تھا کہ "مشقِ سخن سے اذہان کھلتے ہیں اور مذاج بدلتے ہیں"۔ شوکت اجن نے کہا کہ کسی دور میں تاج بلوچ اس خیال کا حامی بھی رہا کہ ادب اور سیاست لازم و ملزوم ہیں بلکہ ادب ہی سیاست کی بنیاد ہے کیوں کہ اگر ادب میں سیاست نہ ہو تو وہ "بے جان ادب ہوگا جو ایک ہی مقام پر ساکت ہو کر رہ جائے گا" اس لئے تاج نے سیاست کو بھی کئی سال تک بوریا بستر بنا رکھا۔ جہاں جہاں سندھ کے حقوق اور مخلوق کے ساتھ انصاف کی بات چلی وہاں کمر باندھ کر دنگل میں اتر جاتا تھا۔ اے بی لاشاری نے کہا کہ گزشتہ چالیس سالوں کے دوران سوجھرو کا مقام ایک مکمل ادبی اور کلاسیقی

رسالے جیسا رہا جو نئے لکھاریوں اور شاعروں کے لئے صرف نرسری کا کام سرانجام دیتا رہا بلکہ ان کے ادبی مستقبل اور مقام کا تعین بھی کرتا رہا تھا۔ سوجھرو میں لکھے گئے تاج بلوچ کے ایڈیٹوریئلز نے بین الاقوامی ادب کو نئے ابھرنے والے سندھی ادیبوں میں متعارف کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ سندھ میں فنونِ لطیفہ سے متعلق جوانوں کی علمی، ادبی اور تہذیبی تربیت میں اس کے رسالے "سوجھرو" نے ایک اہم کردار ادا کیا جس کے پلیٹ فارم سے تاج بلوچ نے بیشمار کتابیں بھی چھپوائیں۔ ضیا ابڑو نے کہا کہ تاج بلوچ کو ضمیر اور دل کی بات پر سودا کسی طور پر قبول نہیں تھا مگر ضروری نہیں تھا کہ "اس کے بنائے ہوئے اصول دوسروں کو بھی اسی طرح قابلِ قبول ہوں"۔ تاج بلوچ بھی سندھ کا عقلمند بیٹا تھا جس نے جان لیا تھا کہ "وقت بڑی تیزی سے ہمارے خلاف جا رہا ہے اور ہم تاریخی عمل کی لپیٹ میں آ چکے ہیں جہاں سلامتی کے راستے مسدود ہو چکے ہیں، عروسِ آزادی کی چیخیں بہت قریب سنائی دے رہی ہیں اور تاریخ میں اپنی قوم کو مرثیہ بن کر محفوظ ہونے سے بچانے کے لئے تاج جیسے لوگوں کے پاس آخری میدان کا قلم تھا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے ریزیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد نے کہا کہ ادبی تاریخ و تنظیم سازی کا یہ استاد تاج بلوچ ایک وطن دوست انسان اور اعلیٰ پائے کا نقاد تھا۔ اس موقع پر شعراء کرام نے تاج بلوچ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان میں سید علی اوسط جعفری، ڈاکٹر عابد مظہر، سعدالدین سعد، ڈاکٹر شیر مہرانی، مرزا عاصی اختر، شوکت اجن، اقبال سہوانی، اے بی لاشاری، محمد رفیق مغل، حامد علی سید، اقبال شاہین، شجاع الزماں خان، عبدالستار رستمانی، حمیدہ کشش، صدیق راز ایڈوکیٹ، کاوش کاظمی، روبینہ تحسین بینا، تاج علی رعنا، سید ضیا حیدر زیدی، ہما اعظمی، ڈاکٹر عابدہ گانگھرو، سندھو پیرزادہ، مسعود چشتی، ہما طاہر، ثروت سلطانہ، ذوالفقار حیدر، سید ماجد علی، صدف بنت اظہار، اصغر باغی، وحید محسن، جاوید اقبال، دانش حیات، خضر حیات، امتیاز دانش، میاں محمد عطیق، حیا زہرا، اشعر فرید، ارم ملک، فرح دیبا، امین بھٹو، شبیر لاکھو، وفا برڑو اپنا کلام سُنایا۔ ریزیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد ڈہراج نے آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے جانب سے شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض اقبال سہوانی نے خیر صلوبی سے سرانجام دئے۔

لاہور: یومِ مئی کے حوالے سے مشاعرہ

لاہور (6 مئی 2024): یوم مئی کے حوالے سے اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور میں مشاعرے کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت باقی احمد پوری نے کی۔ مہمانان خصوصی ڈاکٹر ایوب ندیم اور بیگم رضا ریاض بنت حفیظ جالندھری (مرحوم) اور نظامت کے فرائض ممتاز راشد لاہوری نے ادا کیے۔ اس مشاعرے میں کلام سنانے والے شعراء و شعرات تھے۔ باقی احمد پوری، ڈاکٹر ایوب ندیم، آفتاب جاوید، طاہر ابدال طاہر، ڈاکٹر فاخرہ شجاع، ریحانہ عثمانی، محمد طاہر نعیم، ممتاز راشد لاہوری، محمد احمد اور محمد جمیل نے اپنا کلام سنایا۔

کوئٹہ: بلوچی نثری ادب

کوئٹہ(17/اپریل2024): کسی بھی زبان میں اظہار کے دو بڑے وسیلے ہوتے ہیں، جو منظوم اور منثور کہلاتے ہیں، ہمارے خطے کی زبانوں میں فطرت سے قربت کے باعث منظوم اصناف کا موثر اور دلکش اظہار زیادہ تعداد میں سامنے آیا، جب کہ نثری تحریروں قصہ کہانیوں اور بلوچی احوال کے انداز میں سامنے آئے اورآج اپنی بالغ شکل میں دکھائی دیتے ہیں، خصوصا رومانی داستانوں کو کہانی کی شکل دینے اورڈرامائی ٹیکنیک میں بدلنے سے نثری تحریروں کو خاصی اہمیت حاصل ہوئی، جو سید ہاشمی، شیرمحمد مری پروفیسر غنی پرواز، منیربادینی ،صبا دشتیاری، عزیز بگٹی، ڈاکٹر نعمت گچکی، حکیم بلوچ، ایوب بلوچ، آمنہ پناہ، ڈاکٹر اے آر۔ دادڈاکٹر بیزن، حنیف شریف، اور دیگر نئے لکھنے والوں کی تخلیقات میں دیکھا جاسکتا ہے،، ان خیالات کا اظہارنامور دانشور، گوادر یونیورسٹی کے وائس چانسلرڈاکٹرعبدالرزاق صابر نے اکادمی ادبیات، کوئٹہ کے زیراہتمام ایک نشست کے دوران کیا، تقریب میں شامل طلبا نے موضوع کے حوالے سے سوالات کئے، اور تحقیقی مراحل میں طلبا کو پیش انے والے مشکلات کا ذکر کیا، ڈاکٹرصاحب نے اس سلسلے میں براہوئی اور بلوچی زبان میں اب تک ہونے والے تحقیقی رجحان کے موثراثرات جا ذکر کیا اور اپنے تجربات کا ذکر کیا، تقریب میں بلوچی زبان کے نامور افسانہ نگارمنیراحمد بلوچ نے اپنے اظہارخیال کرتے ہوئے اس طرح کی نشستوں کوحوصلہ افزا قرار دیا اور بلوچی نثر کے موضوعی تناظر پرگفتگو کی۔

بلوچی نثری ادب سیمینار کے شرکا

کوئٹہ : تعزیتی ریفرنس بیاد میر محمد الفت

کوئٹہ(25مئی2024): ناموراديب، شاعر اور کمپئیر میر محمد الفت ادب میں طنز ومزاح اور شگفتہ مزاجی کے حوالے سے میر محمد الفت شاندار خدمات انجام دیتے رہے ہیں ان کی کتابیں اور ادبی اداروں میں خدمات اہمیت کے حامل ہیں مگراُن کوبطورمزاح نگاراور کمپئیر جومقبولیت حاصل تھی وہ بے مثال ہے، ریڈیو، ٹی وی اسٹیج اورنجی محفلوں میں اُن کی خوش گفتار گفتگُو سے محفل میں چار چاند لگ جاتے تھے، ان کی موت سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا وقت طلب ہے، اکادمی ادبیات اور براہوئی ادبی سوسائٹی کے اشتراک سے اس تعزیتی اجلاس سے محترم، ڈاکٹر رزاق صابر، ڈاکٹرسلیم کرد، وحید زھیر، ظفرمعراج ، ڈاکٹرسوسن براہوئی، ڈاکٹر قیوم بیدار، حسن ناصر، حمیرا صدف حسنی، اور دیگر احباب نے شرکت کی اور میر صاحب کے ساتھ اپنی رفاقت اور عقیدت کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کااظہار کیا۔

تعزیتی ریفرنس بیادمیرمحمدالفت کے شرکا

کوئٹہ : بیادِ یوسف عزیزمگسی

کوئٹہ(31مئی2024)اکادمی ادبیات پاکستان، کوئٹہ کے زیراہتمام بلوچستان میں علمی، ادبی اور سیاسی شعور کے حوالے سے اکابرین کی ایک بڑی تعداد کی خدمات اورجدوجہد پر بات ہوسکتی ہے جس میں انتہائی پسماندہ اورمفلوک الحال صورتحال میں علم کی شمع روشن کرنے والے عظیم شخصیات کا ذکر کیا جاسکتا ہے، مگراس کاررواں کے سرخیل اور بنیادوں فراہم کرنے والوں میں یوسف عزیزمگسی کا نام اور اُن کے خدمات کا حوالہ ہمارے لئے باعث فخر ہے، میریوسف عزیزمگسی نے قبائلی اورروایتی ماحول میں علم کی شمع روشن کی اور اپنی شاعری کے بامقصد موضوعات سے قومی شعور کونمایاں کرنے میں اپنامثالی کردارادا کیا، اُن کی مستقبل بین نگاہوں نے آنے والے زمانوں میں اس خطے کی ترقی پسند سوچ کی راہیں متعین کیں، ان خیالات کا اظہاراکادمی ادبیاتِ، کوئٹہ برانچ کی جانب سے منعقدہ تقریب میں ممتاز اہل قلم ،وحید زہیر، ڈاکٹرسلیم کرد، میریونس، عبدالقادررند، ڈاکٹرغلام محمد کھیتران، سکندرعلی جمالی، اے، ڈی بلوچ، نے اپنے خیالات کااظہار کرتے ہوئے یوسف عزیزمگسی کی برسی کی تقریب کواعزاز بخشا تقریب کے میزبان افضل مراد نے یوسف عزیزمگسی کے فکری حوالوں پر اپنے خیالات کااظہار کیا۔

بیادِ یوسف عزیزمگسی کے شرکا

اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس ارباب محمد طاہر نے اپنے عالیہ حکم نامے مورخہ 29 مارچ 2024 کے تحت پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف کی بطور چیئرپرسن اکادمی ادبیات پاکستان تقرری کے خلاف ڈاکٹر راشد حمید کی درخواست کھلی عدالت میں خارج کر دی۔

درخواست گزار نے عدالتِ عالیہ سے استدعا کی تھی کہ سلیکشن کمیٹی کی جانب سے وزیر اعظم کو پیش کیے گئے تین ناموں میں سے وزیرِ اعظم کی صوابدید پر کی گئی تقرری منسوخ کر دی جائے۔ عدالتِ عالیہ نے حکم نامے کے پیرانمبر 9 میں کہا کہ چیئر پرسن کی تقرری کے لیے متعلقہ کمیٹیاں 2013 کے ایکٹ اور 2019 کے قواعد کے عین مطابق بنائی گئی تھیں۔ چنانچہ پیرا نمبر 10 میں کہا گیا کہ جب قواعد وضوابط کے خلاف کوئی عمل نہ کیا گیا ہو تو عدلیہ کے لیے انتظامیہ کے امور میں مداخلت مناسب نہیں ہوتی۔

عدالتِ عالیہ کے حالیہ فیصلے کو ملک بھر کی علمی ادبی برادری نے سراہا اور تہنیتی پیغامات بھیجے جن پر صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف ایک نامور تخلیق کار، مترجم اور محقق ہیں۔ آپ اکادمی ادبیات پاکستان کی پہلی خاتون صدر نشین ہیں۔ اس سے پہلے آپ بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد میں ڈین کلیۂ زبان و ادب کے عہدے پر فائز رہیں۔ تخلیقی اعتبار سے شاعری، فکشن، رپورتاژ نگاری اور سفرنامہ نگاری آپ کی دلچسپی کے علاقے ہیں۔ آپ کی شاعری کے مجموعے "معانی سے زیادہ" کو ۲۰۱۵ کی بہترین ادبی کتاب کا ایوارڈ ملا۔ روحانی جستجو پر کتاب "راگنی کی کھوج میں" افسانوں کا مجموعہ "میٹھے نلکے"، ناول "مکھوٹا"، دو سفرنامے اور متعدد انشائی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ آپ پاکستان میں اردو کے تحقیقی مجلّات کی اشاریہ سازی کے پہلے ادارے "مرکز اشاریہ سازی" کی بانی ہیں جس کے تحت "اشاریۂ اردو جرائد" کی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی علمی دلچسپی کا نمایاں میدان نوآبادیاتی عہد میں غرب شناسی، سیرت نویسی، برعظیم کی صوفیانہ روایت اور اردو ادب، بالخصوص فکشن کا سماجی وسیاسی مطالعہ ہے؛ تاہم ان کی اہم علمی جہت تحقیقِ متن ہے۔ انھوں نے یورپ کی مختلف لائبریریوں سے، اٹھارھویں اور انیسویں صدی کے درجن بھر قدیم مخطوطات دریافت کیے اور ان کی ترتیب وتدوین کر کے شائع کیا۔ انھوں نے لندن یونیورسٹی برطانیہ سے پوسٹ ڈاکٹریٹ کی۔ بطور مترجم چند انگریزی نظموں اور نثر پاروں کے اردو ترجمے کے علاوہ انھوں نے ایک ضخیم کتاب Allah-Measuring the Intangible کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ مزید برآں انھوں نے قصیدہ بردہ شریف کا عربی سے اردو میں منظوم ترجمہ بھی کیا ہے جو "نواح کاظمہ" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

پاکستانی زبانوں کی معدومیت

پاکستان ثقافتی ولسانی تنوّع میں نہایت ثروت مند ہے۔ مگر تشویش کی بات ہے کہ کئی پاکستانی زبانیں معدومیت کے خطرے سے دوچار ہیں۔ اِن زبانوں کا معدوم ہو جانا ایک غیر معمولی ثقافتی نقصان ہوگا۔ ہم سب کو مِل کر ان زبانوں کو معدومیت کے خطرے سے بچانا ہوگا۔ اکادمی ادبیات پاکستان اِس ضمن میں چند عملی قدم اُٹھا رہی ہے جن میں زبانوں کے عجائب گھر کے قیام سے لے کر معدوم ہوتی زبانوں پر ڈاکومنٹریز تیار کرانا، اِن زبانوں کے بولنے والوں کی آوازیں ریکارڈ کرنا، ان کے ادب ولوک دانش کو محفوظ کرنا اور ان پر تحقیقی کتب شائع کرانا شامل ہے۔ آپ سب سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی سطح پر تمام پاکستانی زبانوں کو معدومیت سے بچانے کے لیے کوشش کیجیے۔

اسلام آباد/راولپنڈی کی ادبی وثقافتی تنظیموں کے زیر اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے منعقدہ پروگرامز اور رائٹرز ہاؤس میں ہفتہ ادبی تنظیموں کے پروگراموں کی تفصیل

اسلام آباد/راولپنڈی کی مختلف ادبی وثقافتی تنظیموں کے زیر اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے ماہ اپریل 2024 تا ماہ جون 2024 درج ذیل پروگرامز منعقد کیے گئے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	پروگرام منعقدہ تاریخ و دن	تنظیم	پروگرام کی تفصیل	ریمارکس
1	26 اپریل 2024 بروز جمعۃ المبارک	زاویہ، اسلام آباد اور دیگر ادبی تنظیموں کے اشتراک سے	جاوید احمد کی یاد میں ریفرنس	کانفرنس ہال، اکادمی
2	30 اپریل 2024 بروز منگل	پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد	کتاب ''اقبال حسین افکار: شخصیت اور ادبی خدمات'' کی تقریب رونمائی	کانفرنس ہال، اکادمی
3	02 مئی 2024 بروز جمعرات	دائرہ علم وادب پاکستان، اسلام آباد	رسالہ ''بچوں کی آواز'' خصوصی شمارے کی تقریب	کانفرنس ہال، اکادمی
4	02 مئی 2024 بروز جمعرات	زاویہ، اسلام آباد	محترمہ فرح اقبال کے شعری مجموعے ''عجیب سی چپ'' کی تقریب پذیرائی	کانفرنس ہال، اکادمی
5	09 مئی 2024 بروز جمعرات	خیبر مارگلہ فاؤنڈیشن، اسلام آباد	مشاعرہ	کانفرنس ہال، اکادمی
6	15 مئی 2024 بروز جمعرات	بزم علامہ اقبال، واہ کینٹ	''صد سالہ جشن بانگِ درا'' ایک انعامی مقابلہ بیت بازی	کانفرنس ہال، اکادمی
7	23 مئی 2024 بروز جمعرات	--	محترمہ نیئر روحیل کی کتاب ''روشنی کے تعاقب میں'' کی تقریب رونمائی	کانفرنس ہال، اکادمی
8	24 مئی 2024 بروز جمعۃ المبارک	زاویہ، اسلام آباد	ممتاز شاعر شہزاد اظہر (مرحوم) کی کتاب ''خزاں کا آدمی'' کی تقریب	کانفرنس ہال، اکادمی
9	07 جون 2024، بروز جمعۃ المبارک	ادبی تنظیم ''چوپال''، اسلام آباد	ممتاز شاعر جناب اعجاز خان ساحر کے نعتیہ مجموعے ''جالیوں کے اس پار'' کی تقریب رونمائی	کانفرنس ہال، اکادمی
10	14 جون 2024، بروز جمعۃ المبارک	ادبی تنظیم ''انحراف'' اسلام آباد	جناب غلام حسین ساجد اور جناب نوید صادق کے اعزاز میں نشست ومشاعرہ	کانفرنس ہال، اکادمی
11	25 جون 2024 بروز منگل	آہنگ خسروی آرٹ فورم پاکستان	نامور شاعر جناب رفعت سلطان کی یاد میں تقریب	کانفرنس ہال، اکادمی

اکادمی ادبیات پاکستان کے رائٹرز ہاؤس میں ادبی تنظیموں کے ہفتہ وار اور ماہوار (اپریل 2024 تا جون 2024) منعقد ہونے والے پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	تنظیم کا نام	پروگرامز منعقدہ دن	پروگراموں کی تعداد	ریمارکس
1	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	مہینے کے ہر جمعۃ المبارک کے دن، مغرب کی نماز کے بعد ہفتہ وار اجلاس	ماہ اپریل تا جون 2024 کے دوران تنظیم نے کل 13 پروگرامز منعقد کیے ۔	کامن روم، رائٹرز ہاؤس، اکادمی
2	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	مہینے میں دو پروگرامز (پندرہ دن بعد)، بروز ہفتہ 6:00 بجے شام	ماہ اپریل تا جون 2024 کے دوران تنظیم نے کل 06 پروگرامز منعقد کیے ۔	کامن روم، رائٹرز ہاؤس، اکادمی
3	پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد	مہینے کے پہلے پیر والے دن 5:00 بجے شام	ماہ اپریل تا جون 2024 کے دوران تنظیم نے کل 03 پروگرامز منعقد کیے ۔	کامن روم، رائٹرز ہاؤس، اکادمی

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہونے والا سہ ماہی ’’ادبیات‘‘

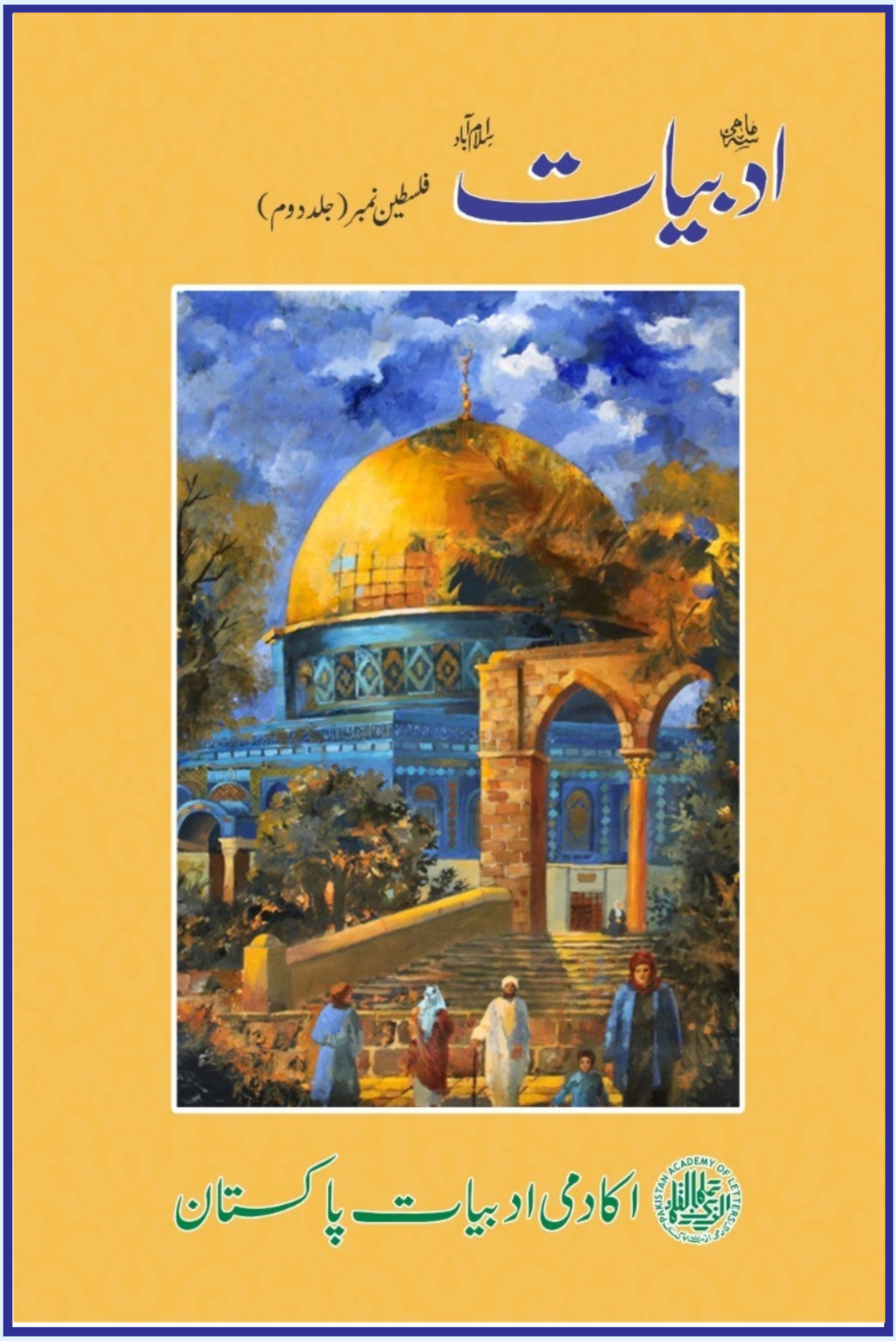

نگران : پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف

مدیر منتظم : سلطان محمد نواز ناصر
مدیر اعلیٰ : محمد عاصم بٹ
طباعت : اختر رضا سلیمی
مدیر : محمد سعید ساعی
کمپوزنگ رتزئین و آرائش : فاروق شہزاد
ٹائٹل ڈیزائننگ : سجاد احمد
ناشر : اکادمی ادبیات پاکستان، سیکٹر H-8/1، اسلام آباد
مطبع : نسٹ پریس، اسلام آباد